سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

سفرِ مغربی افریقہ و یورپ سے ربوہ میں بخیریت مراجعت

اہلِ ربوہ کی طرف سے اپنے مظفر و منصور امام ہمام کا انتہائی والہانہ خیر مقدم!

ربوہ ۹ راحسان ــ خدائے محسن و ذو الامتنان کے اس بے پایاں فضل و احسان پر جس قدر بھی شکر کیا جائے کم ہے کہ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے نافلۂ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بتائید و توفیقِ الٰہی سرزمینِ افریقہ میں فتح و ظفر کے جھنڈے گاڑنے اور وہاں دو ماہ تک اسلام کے ہمہ گیر غلبہ کی راہ نہایت کامیابی سے ہموار کرنے کے بعد لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی اور لاہور ہوتے ہوئے ۸ رماہ احسان ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق ۸ رجون ۱۹۷۰ء کو مبارک دوشنبہ کی مبارک ساعتوں میں پونے دو بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ الحمدُ للہ ثمّ الحمد للہ۔

ہر چند کہ فدایانِ احمدیت کے لئے اپنے آقا کی اتنی طویل جدائی طبعاً شاق ضرور تھی لیکن ساتھ ہی وہ اس بات پر دل ہی دل میں خوش بھی تھے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص تقدیر کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا برِاعظم افریقہ کے اُس کنارے تک تشریف لے جانا جہاں نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا گیمبیا اور سیرالیون وغیرہ ممالک واقع ہیں۔ اور جہاں شمعِ احمدیت کے لاکھوں لاکھ پروانے آباد ہیں بے انتہا خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بہت طیّب و شیریں ثمرات ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ اس تاریخی سفر کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب وعدۂ الٰہی زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت پانا، حضور علیہ السلام کے مخلص اور دلی محبوں کے گروہ کا بڑھنا۔ اور اُن کے نفوس و اموال میں کثرت اور برکت کا بخشا جانا اس شان سے دنیا پر آشکار ہوگا کہ دُنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے گی۔ چنانچہ بفضل اللہ تعالیٰ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ ان علاقوں میں سے جہاں بھی حضور تشریف لے گئے، نہ صرف لاکھوں احمدی احباب حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے نافلۂ موعود۔ تیسرے جانشین اور خلیفۂ برحق کی زیارت کا شرف حاصل کرنے سینکڑوں میل سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے بلکہ غیروں نے بھی حتیٰ کہ مملکتوں کے سربراہوں تک نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے دیدہ و دل فرشِ راہ کرنے، صمیمِ قلب سے خوش آمدید کہنے اور نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ الغرض ہر ملک اور ہر علاقہ میں اخلاص و وفا، محبت و عقیدت اور فدائیت کے ایسے ایسے مسحور کن نظارے منصۂ شہود پر آئے کہ اُن علاقوں میں چشمِ فلک نے ایسے مسحور کن نظارے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

اِستقبال کی تیاریاں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے واپسی کے سفر کا پروگرام موصول ہوتے ہی امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سرکردگی میں ایک استقبالیہ کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا۔ کمیٹی نے اپنے ایک طویل اجلاس میں استقبال کا راستہ متعیّن کر کے اس سلسلہ میں تفصیلی پروگرام مرتب کیا۔ محترم صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ کی وساطت سے صدر صاحبان محلہ جات اور جملہ اہلِ ربوہ کو اس پروگرام سے مطلع کیا گیا۔

اس اطلاع کے موصول ہونے پر کہ حضور ایدہ اللہ لندن سے ۶ رجون کی شام کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۷ رجون کو کراچی پہنچیں گے اور ۸ رجون کی صبح کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر لاہور آئیں گے اور وہاں سے موٹر کاروں کے ذریعہ سیدھے ربوہ تشریف لائیں گے۔ اہلِ ربوہ نے پورے ذوق و شوق کے ساتھ استقبال کی تیاریاں تیز کر دیں اور جملہ مساجد میں باجماعت نمازوں کے دوران حضور کی بخیریت واپسی کے لئے اور بھی زیادہ تعہد اور التزام کے ساتھ دعائیں ہونے لگیں اور صدقات کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا۔

استقبال کے لئے لاریوں کے اڈہ سے فضلِ عمر ہسپتال کے ساتھ ساتھ گزرنے والی سڑک نیز گول بازار کا وہ حصہ جو اس سے ملحق ہے۔ اور پھر دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے درمیان سے گزرنے والی سڑک سے مسجد مبارک تک کا قریباً پون میل لمبا راستہ مقرر کیا گیا تھا۔ پہلے تو کئی روز تک ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے تعاون سے اس سارے راستہ کو ہموار کر کے اس پر چھڑکاؤ کیا گیا اور پھر ۸ رجون کی صبح تک اس سارے راستہ پر فاصلہ فاصلہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ارکین، بلدیہ، وقفِ جدید، تحریکِ جدید، صدر انجمن احمدیہ، فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے آرائشی محرابوں کی شکل میں بہت عالیشان گیٹ تیار کرائے گئے۔ ان تنظیموں کے کارکنان نے دن رات کام کر کے ان بلند و بالا آرائشی محرابوں کو شایانِ شان طریق پر سجایا اور سارے راستہ پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بانس نصب کر کے ان کے ساتھ ساتھ رنگ برنگ جھنڈیوں سے آراستہ بیشمار ڈوریاں اُوپر نیچے لائنوں کی شکل میں لگا کر سارے راستہ کو دلہن کی طرح سجانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ تمام آرائشی محرابوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص خاص الہامات اور خیر مقدمی دعائیہ فقرات سے آراستہ کیا گیا تھا جو کپڑوں کے بڑے بڑے سُرخ اور سبز قطعات پر نہایت جلی چمکدار سنہری حروف میں لکھے ہوئے تھے۔ بعض الہامات کو تو بہت بڑے بڑے سائز کے بورڈوں پر مختلف رنگوں میں لکھوا کر محرابوں کے ساتھ بلندی پر آویزاں کیا گیا تھا۔ یہ سب خیر مقدمی قطعات اور بورڈ اتنے جاذبِ نظر اور جاذبِ توجہ تھے کہ دُور سے بآسانی پڑھے جا سکتے تھے۔ ان آرائشی محرابوں پر متعلقہ ادارہ یا تنظیم کے نام کے علاوہ جن الہامات اور دعائیہ فقرات کے قطعات آویزاں تھے وہ حسبِ ذیل ہیں:—

(۱) اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا۔

(۲) اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما۔

(۳) السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

(۴) خوش آمدید

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۵ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly Badr Qadian
شمارہ ۲۵
ایڈیٹر
...یظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور
شرح چندہ
۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ | ۱۸ احسان ۱۳۴۹ ہش | ۱۸ جون ۱۹۷۰ء

پرنٹر و پبلشر ... نے آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ
قادیـــ بدر ـــان
مورخہ ۱۸؍احسان ۱۳۴۹ہش

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کا

کامیاب تاریخی سفر مغربی افریقہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضور پرنور اپنے تاریخی سفر مغربی افریقہ و یورپ سے بخیریت ربوہ مراجعت فرما ہوئے۔ بلاشبہ یہ خبر جملہ وابستگان خلافت کے لئے نہایت درجہ خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم سب شکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہیں کہ اس کی عنایت سے حضرت امام عالی مقام کا یہ سفر نہایت درجہ کامیاب و کامران رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کی آئندہ شاندار ترقیات اور بے مثال سربلندیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ آمین

حضور انور بتاریخ ۴؍اپریل صبح ربوہ سے روانہ ہوکر براستہ لاہور کراچی پہنچے اس کے بعد کراچی سے لنڈن اور سوئٹزرلینڈ ہوتے ہوئے ۱۱؍اپریل کو نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے لیگوس شہر میں تشریف فرما ہوئے اور اس طرح اس تاریخی سفر کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ سات روز نائیجیریا کا دورہ مکمل فرمانے کے بعد حضور ۱۸؍اپریل کو غانا کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں ۲۶؍اپریل تک حضور کو نہایت درجہ اہم جماعتی مصروفیات رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتوں کے بیشمار نظارے مشاہدہ میں آئے۔ ان سب کی تفصیلات احباب ان رپورٹوں کے مطالعہ سے معلوم کر چکے ہیں جو بدر کی مختلف اشاعتوں میں درج ہو چکی ہیں۔

۲۷؍اپریل کی صبح کو حضور غانا سے آئیوری کوسٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۸؍اپریل کو آئیوری کوسٹ کے قائم مقام صدر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ۲۹؍اپریل کو حضور انور مع قافلہ لائبیریا کے لئے روانہ ہوئے۔ اس جگہ بھی مختلف مواقع پر حضور انور کو اونچے طبقہ کے افراد تک پیغامِ حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اور وہاں کے کثیر التعداد باشندوں کو حضور کے کلمات طیبات سننے کا شرف حاصل ہوا — ۳۰؍اپریل کی شام کو جب صدر مملکت نے حضور انور کے اعزاز میں سرکاری دعوت کا اہتمام کیا اس موقعہ پر صدر مملکت نے جو مذہباً عیسائی ہیں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

”آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس زمانہ کے رُوحانی بادشاہ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے باعثِ عزت ہے۔ آپ ایک عظیم رُوحانی شخصیت ہیں۔ آپ کو قربِ الٰہی حاصل ہے، میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں“

یکم مئی کو حضور مغربی افریقہ کے پانچویں ملک گیمبیا تشریف لے گئے جہاں مقامی احباب جماعت کے علاوہ گیمبیا کے سابق گورنر جنرل اور مخلص احمدی الحاج سر ایف۔ ایم سنگھاٹے بھی حضور کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ ۴؍مئی تک اس ملک میں حضور کا قیام رہا۔ اور غیر معمولی مصروفیت رہی۔ ۵؍مئی کو سیرالیون تشریف لے گئے۔ سیرالیون کے مختلف مقامات میں بھی احباب جماعت نے حضور کا ہر مقام پر نہایت درجہ والہانہ استقبال کیا۔ ملک کی عظیم شخصیتوں کو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

۱۴؍مئی کو حضور نے مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک کا تاریخی دورہ نہایت کامیابی کے ساتھ مکمل فرمانے کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ تشریف لے گئے۔ پھر لنڈن میں قیام فرمایا۔ ایک ہفتہ کے لئے سپین تشریف لے گئے۔ اس طرح کامیاب دورہ کے بعد ۸؍جون کو حضور انور لاہور سے ہوتے ہوئے بخیریت ربوہ مراجعت فرما ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور کے اس سفر کے تفصیلی حالات کا مطالعہ کرنے پر جو چیز پہلے نمبر پر طبائع پر اثر انداز ہوتی ہے وہ ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے لگائے گئے افریقہ میں اس شجرہ طیبہ کا شیریں پھلوں سے بکثرت بار آور ہو جانا اور ہر ملک میں ہزارہا فدائیوں کا محبت و خلوص کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر برکت حاصل کرنا اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے پہلے سے بڑھ کر تیار رہنے کا اظہار کرنا۔

یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بالغ نظر اور خدا داد فراست مومنانہ ہی تھی کہ آج سے پچاس سال قبل حضور نے افریقہ کے مظلوم باشندوں کو اسلام و احمدیت کی تبلیغ کے لئے چُنا۔ اور اپنے مخلص اور فدائی خدام کو اس سرزمین میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی حیات بخش تعلیم کے پھیلانے اور انہیں زیورِ علم سے آراستہ کرنے کے لئے منتخب فرمایا۔ اسلام کے ان جانباز مجاہدین کی لگاتار محنت اور حضور کی دردمندانہ دعائیں آج ایک ایسے زبردست رُوحانی انقلاب کا باعث بن چکی ہیں کہ جس کا نمونہ حضور کے ہر جگہ ورودِ مسعود کے موقعہ پر والہانہ استقبال اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے مثال محبت اور عشق کے عملی ثبوت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔

حضرت امام عالی مقام کو حضرت مصلح موعودؓ کا فرزند ارجمند ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقدس جانشین بھی بنایا تو ان برکتوں سے بھی وافر حصہ دے دیا جو مصلح موعود کے ساتھ مخصوص کی گئی تھیں۔ چنانچہ حضور انور کے حالیہ سفر مغربی افریقہ میں قوموں نے حضور کی ملاقات سے ظاہری طور پر بھی برکت پائی۔ نہ صرف یہ کہ افریقہ ہی کے ایک احمدی گورنر جنرل کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ حضور انور کے اس سفر میں متعدد دیگر سربراہانِ مملکت نے حضور کے مقدس وجود سے برکت حاصل کی جس جس ملک میں حضور انور وارد ہوئے وہاں کے سربراہوں نے عقیدتمندانہ جذبات کا اظہار کیا اور بعض نے تو برملا طور پر حضور کے بلند رُوحانی مقام کا اعتراف بھی کیا اور اپنے لئے اور اپنے ملک کے لئے حضور انور سے دُعا کی درخواست کی۔

ایسے لگتا ہے کہ سرزمینِ افریقہ میں حضور کے قدم مبارک کے ساتھ ہی فرشتوں کا نزول بھی شروع ہوگیا۔ اہلِ افریقہ کے دِل حضور انور کی طرف غیر معمولی طور پر راغب اور متوجہ ہوتے چلے گئے۔ جس جگہ بھی حضور انور تشریف فرما ہوئے، لوگ جوق درجوق حضور کی طرف پروانہ وار کھنچے چلے آئے۔ اور پوری توجہ اور انہماک سے حضور کے کلماتِ طیبات کو سُنا۔

جس ملک میں حضور نے قدم مبارک رکھا اس ملک کے ذرائع نشر و اشاعت ریڈیو ٹیلی ویژن اور اخبارات نے حضور کے دَورہ کو خاص اہمیت دی اور خوب اشاعت کی —— اس طریق پر جو پبلسٹی حضور انور کے دَورہ اور حضور کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے میں ملی، ہرگز ممکن نہ تھا کہ جماعت کی طرف سے ہزاروں ہزار روپیہ کا صرفہ کرکے بھی اس قدر پبلسٹی ہو پاتی —!! بلاشُبہ اس کے پیچھے خدائی نصرت کا ہاتھ کام کر رہا تھا جو خلیفۂ برحق کی نصرت و تائید کے لئے ہر موقعہ پر ظاہر ہوا۔ وذٰلک الفضل من اللّٰہ وَکفیٰ باللّٰہ شہیدًا۔

دورہ کی رپورٹوں میں آپ مطالعہ کر چکے کہ کس طرح حضور انور چار چار ہزار اور دس دس ہزار کے مخلص حاضرین کے مجمع میں سے ہر ایک کو کس طرح کمالِ شفقت اور تبسم کناں چہرہ سے مصافحہ بلکہ معانقہ کا شرف بھی بخشا، اُن کے ننھے بچوں کو پیار کیا، اہلِ افریقہ نے بچشمِ خود مشاہدہ کر لیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے تیسرے جانشین نے کس طرح الہام الٰہی وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ پر عمل کا کیسا شاندار نمونہ پیش فرمایا۔ ایک طرف ایسی کثیر التعداد حاضری اور دوسری طرف شدت کی گرمی اور حبس۔ اس کے باوجود اخلاقِ فاضلہ کا پیکر اور الامام المہدیؑ کا حقیقی جانشین بڑی ہی تمکنت اور محبت و شفقت کا ثبوت دیتا ہے —— اور اپنے رُوحانی بیٹوں سے مل کر دلی خوشی پاتا ہے۔ اور خادم ہیں کہ اپنے آقا کے قدموں میں حاضر ہوکر اپنے تئیں نہایت درجہ خوش قسمت محسوس کرتے ہیں۔

پہلے دورۂ یورپ کی طرح اس دَورہ میں بھی حضور انور نے دُنیا والوں کو آنے والی خوفناک تباہی سے متنبہ فرمایا اور جلد خدا کے ساتھ صلح کر لینے کی ترغیب دی۔

حضور اقدس کا حالیہ سفر اس لحاظ سے بھی غیر معمولی خصوصیت کا حامل رہا کہ حضور انور ایک ہفتہ کے لئے سرزمینِ سپین میں بھی تشریف لے گئے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں کے متعدد مقامات ماضی میں صدیوں تک اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہے ہیں۔ مگر بعد کے انقلابات سے ملک کی آبادی کی آبادی اسلام سے اس قدر دُور چلی گئی کہ گویا کبھی اسلام سے شناسا ہی نہ ہوئی تھی۔ اگرچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہُ کی قیادت میں اس ملک میں بھی ایک مشن کھولا جا چکا ہے۔ اور یہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ مگر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ اس پودے کی ننھی کونپلوں میں ایسی برکت دے کہ وہ تناور درخت بن جائیں اور اہلِ سپین اپنے اسلاف کی بھولی ہوئی اسلامی قدروں کو پہچان لیں۔ بابرکت خلیفہ کے قدوم مبارک نے اس سرزمین کے لئے یہ ایک زرّیں موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس برکت سے یہ خطّہ بھی خدا کی رحمت اور فضل کے جلوے ضرور دیکھے گا جس طرح سرزمین مغربی افریقہ نے دیکھے —!!

الغرض حضرت امام عالی مقام کے اس دو ماہی دَورہ سے اس قدر رُوحانی فوائد حاصل ہوئے ہیں جن کا احصاء اور شمار ممکن نہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کی صحت و عمر میں برکت ڈالے اور جملہ احباب جماعت کو توفیق دے کہ حضور کی بابرکت قیادت میں پہلے سے بڑھ کر قربانی کے لئے تیار رہیں اور پہلے کی طرح یہ سب قربانیاں بہترین نتائج کی حامل ہوں تا آنکہ ساری دُنیا اسلام کے نور سے منوّر ہو جائے —— !!

خطبہ جمعہ

احمدیت انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیم نہیں ہے، اس کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ نے رکھی اور وہی اس کی رہنمائی کرتا ہے

اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت و شان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

خلافت اسلام کی اُن برکات کے تسلسل کا نام ہے جو حضرت مسیح موعودؑ دوبارہ دنیا میں لائے۔ خلیفہ کا انتخاب خدا تعالیٰ خود کرتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء بمقام مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج لیگوس (نائیجیریا)

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خطبہ انگریزی زبان میں ارشاد فرمایا تھا جس کا اردو ترجمہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانوں کی خود اپنے ہی ہاتھوں قائم کی ہوئی تنظیم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے اراکین نے آپس میں یہ عہد کیا ہے کہ وہ مل جل کر کام کریں گے۔ اور ایک مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت

اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اس کی حیثیت ایک کلب کی سی نہیں ہوتی۔ یہ ایک جماعت ہوتی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ خود اپنے ہاتھ سے قائم کرتا ہے۔ اور جس پر اس کی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

درحقیقت ان دونوں میں فرق کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ جب لوگ باہم مل کر کوئی تنظیم قائم کرتے ہیں تو وہ اس بات کے بھی مجاز ہوتے ہیں کہ اس تنظیم کو توڑ ڈالیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی جماعت کو قائم کرتا ہے تو دنیا میں کوئی فرد یا کوئی ادارہ نہ اس بات کا حق رکھتا ہے اور نہ ہی اسے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ اس جماعت کو توڑ دے۔ انسانوں کی قائم کردہ تنظیمیں ایک سے زیادہ حصوں میں بٹ سکتی ہیں اور اکثر بٹ بھی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک حصہ کو اتنے ہی حقوق اور مراعات حاصل ہوتی ہیں جتنی کہ اپنی اپنی جگہ دوسرے حصوں کو۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت بھی متعدد حصوں میں تقسیم ہوسکتی ہے لیکن ان میں سے جماعت کا صرف ایک حصہ

اللہ تعالیٰ کی برکات کا مورد

رہ سکتا ہے باقی سب ان فیوض سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ انسانوں کی قائم کردہ تنظیم زیادہ سے زیادہ اپنے اراکین کی دنیوی اور مادی ضروریات کو پورا کرسکتی ہے۔ یہ تنظیم سکول قائم کرسکتی ہے۔ ہسپتال جاری کرسکتی ہے لائبریریاں اور دیگر ایسے ہی ادارے قائم کر سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اپنے اراکین کے لئے اس سے بہت کچھ زیادہ کرنے کی اہل ہوتی ہے۔ اور یقیناً ان کے لئے وہ مادی ضروریات سے بہت کچھ بڑھ کر دکھاتی ہے۔ درحقیقت

الٰہی جماعت کے قیام کی غرض

یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے اراکین کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں مدد دے۔ اور یہ ایسی بات ہے جسے انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیم کسی صورت میں بھی سرانجام نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی برکات یا ان کا وعدہ اس تنظیم کے شامل حال نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے الٰہی جماعت، تو شروع ہی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور کامیابیوں کے ہزاروں وعدوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائید دین کے لئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے۔ اور اس ہماری انتہائی ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں سو انہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز نہیں کھل سکتیں۔۔۔۔

جو آسمان سے اُترا وہی آسمان

کی طرف لے جاتا ہے

سو اے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو ۔۔۔۔۔ اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی اپنی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ اور یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہوتے ہیں۔ مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں۔۔۔۔۔ امیدوں کا تمام مدار اور انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس آسمانی نور کے اترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔۔۔۔۔

اگرچہ تم اپنی دنیوی فکروں اور سوچوں میں بڑے زور سے اپنی دانشمندی اور متانت رائے مدعی ہو مگر تمہاری لیاقت تمہاری نکتہ رسی تمہاری دور اندیشی صرف دنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل کے ذریعہ سے اس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جس کی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں"

سو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسان آسمانی روشنی یعنی الٰہی نور کے بغیر نابینا اور اندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو رحمٰن اور رحیم ہے انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ انسانی خیالات کے جنگلوں میں بھٹکتا پھرے۔ اس نے تمام زمانوں میں انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ وہ حقیقی اور اصل مقصد کی طرف انسانوں کی راہنمائی کریں۔ اس سلسلہ میں

آخری راہنما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے

نوع انسان کی راہنمائی کے لئے جو احکام آپ کو عطا کئے گئے وہ قرآن مجید میں درج ہیں اور ان کا بہترین عملی نمونہ یا اسوۂ حسنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حیات طیبہ ہے۔ حضورؐ کے بعد خلفاء راشدین کا دور آیا۔ جو کہ آپؐ کے سچے جانشین تھے اور جن کے وجودوں میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ روشنی پوری طرح منعکس تھی۔ خلافت راشدہ کا دور ختم ہوجانے کے بعد مجددین انسانوں کی اس وقت تک راہنمائی کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی معہود بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ آپؑ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند تھے اور آپ کی بعثت ان متعدد پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی جو قرآن مجید اور اس سے پہلی کتب مقدسہ میں درج ہیں۔ اور جن کا احادیث نبویؐ میں بھی ذکر ہے۔ آپؑ کی بعثت سے شکوک و شبہات اور بے یقینی کے سیاہ بادل چھٹ گئے۔ اور انسان ایک دفعہ پھر اپنے خالق کے قریب آگیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

کے ذریعہ انسان نے نئی زندگی حاصل کرلی۔ اور اس کی زندگی بامقصد ہوگئی۔ اور اس نے جان لیا کہ اس کی زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے۔ اور اسے کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضورؑ کا تو وصال ہوگیا لیکن وہ روشنی اپنی جگہ پر قائم ہے اور روحوں کو باقاعدہ اور مسلسل

منور کر رہی ہے اور مردوں اور عورتوں کی ان کی حقیقی منزل کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا۔ روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اکنافِ عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے نہ حقیقی راہنمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی ازخود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقۃً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کے درخشندہ مستقبل کی ضامن۔

خلافت قدرتِ ثانیہ ہے

اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی۔ اگرچہ خلیفہ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا۔ لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اس وقت ہوتا ہے جب المسیح الموعود و المہدی المعہود کا وصال ہو جائے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے۔ لیکن خلافت رہ سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعود دوبارہ دنیا میں لائے تھے۔

اب اللہ کی مشیت نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جانشینی کی بھاری ذمہ داریاں میرے کمزور کندھوں پر ڈالی جائیں۔ جن لوگوں نے میری اطاعت کا عہد کیا ہے اور اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جلال اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے اظہار کے لئے کوشاں ہیں انہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ کامیابی اور خدمت کرنے کی توفیق کے لئے ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اگر انسانی امداد بہم پہنچائی جائے تو وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر ہونی چاہیئے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اپنے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ مدد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے وصول کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز بھی نہ کسی کام آ سکتی ہے اور نہ کسی حقیقی مدد کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے اور ہمت عطا کرے کہ ہم ثابت قدمی سے اسی کے ہو رہیں اور غیر اللہ سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہو۔ ہم اس کے دین کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر ہمیشہ ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں اور ہر قسم کے بتوں کو ـــ دولت کے بت، طاقت کے بت، لوگوں کی خوشنودی یا ان کی ناراضی کے بت، تعداد کی کثرت کے بت، اور نسلی امتیاز کے بت پاش پاش کر دیں۔

اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہماری مدد اور نصرت فرمائے۔ خدا کرے کہ اس کی رضا اور اس کی خوشنودی بتمام و کمال ظاہر ہو۔

آمین یا رب العالمین ۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں حضور کی اہم جماعتی مصروفیات

احمدیہ سکول کا معائنہ ○ اکابرِ شہر سے ملاقات ○ حضور کے اعزاز میں سرکاری عشائیہ کا اہتمام ○ پچیس طلبا کی اجتماعی بیعت ○ مسجد نذیر علی کا افتتاح ○ سیرالیون مسلم کانگرس کی طرف سے وسیع پیمانہ پر دعوتِ استقبالیہ ○ معرفت و یقین سے لبریز بصیرت افروز خطبات

محترم پروفیسر محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مرسلہ از فری ٹاؤن (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں :-

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۷ مئی ۱۹۷۰ء

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس سفرِ روحانی کے پُرکیف مناظر کے کچھ کوائف اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں تحریر کر چکا ہوں۔ ہر نیا دن جو چڑھتا ہے اس کا ایک نیا رنگ ہوتا ہے اور نرالی شان ہوتی ہے۔ آج کا دن بھی اپنی کیفیت کے لحاظ سے منفرد تھا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ

آج صبح پونے دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں تشریف لے گئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اور باقی اراکین قافلہ بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ سکول بہت با موقع جگہ پر واقع ہے۔ صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول ہے۔ اور سکول کے سٹاف اور پرنسپل صاحب کی انتھک محنت کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا شمار یہاں کے چوٹی کے سکولوں میں ہوتا ہے۔ ملک بھر میں سکول نے اپنے معیار خود قائم کئے ہیں۔ سکول جو درحقیقت ہمارے ہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج کے برابر ہے۔ ایک اعلیٰ پیمانے کے انگریزی پبلک سکول سے کسی طرح کم نہیں اس کی شہرت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حکومت سیرالیون نے تمام سکولوں پر پابندی عاید کر دی ہوئی ہے کہ طلباء کے لئے مزید سیٹیں نہ بڑھائیں (یہاں سکولوں میں سیٹیں اور تعداد حکومت کی طرف سے مقرر کی جاتی ہے اور ہمارے ہاں کے میڈیکل کالجوں کی طرح ملک گیر سطح پر مقابلے کے بعد طلباء کے انتخاب اور ترجیح کی بناء پر داخلہ ہوتا ہے) صرف ہمارا سکول ہی ہے جسے حکومت نے بار بار لکھا ہے کہ نہ صرف سیٹیں بڑھاؤ بلکہ مزید سیکشن کھولو۔ سکول میں ہر سال نئے کمرے لیبارٹریوں وغیرہ میں توسیع ہوتی رہتی ہے سکول کا معیار کچھ اس قسم کا ہے کہ لڑکے باقاعدہ ہیں۔ اگر کوئی طالب علم ایک منٹ کے لئے بھی لیٹ ہو تو اسے واپس جا کر اپنے گارڈین کے ہمراہ آنا پڑتا ہے۔ صبح اسمبلی کے بعد کلاسوں کے کپتان باقاعدہ پریڈ کے رنگ میں اپنی اپنی کلاسوں کی حاضری پریفیکٹ کو دیتے ہیں۔ پریفیکٹ ڈیوٹی پروفیسر کو رپورٹ کرتا ہے اور ڈیوٹی پروفیسر پرنسپل کو رپورٹ کرتے ہیں۔ تمام سکول مودب کھڑا ہوتا ہے۔ ایک غیر از جماعت دوست نے بتایا کہ آپ کے سکول نے ان شوریدہ سر بچوں کو ڈسپلن سکھا کر a man بنا دیا ہے

آخری امتحان G. C. E یعنی جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کا ہوتا ہے جسے ویسٹ افریقن اگزامینیشن کونسل جو مغربی افریقہ کے انگریزی بولنے والے ممالک کا مشترکہ بورڈ ہے لیتا ہے۔ اور سینیئر کیمبرج کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ اس امتحان کے مذہبیات کے Religious Knowledge پرچے میں اسی سکول کے ایک لڑکے نے ویسٹ افریقہ کے ممالک میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ ایک لڑکا نیشنل فٹ بال ٹیم کے لئے بھی منتخب ہوا ہے۔

جس وقت حضور کی کار، جس پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا سکول کے خوبصورت احاطے میں داخل ہوئی تو پرنسپل صاحب اور طلباء نے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ تمام طلباء نے بلند آواز سے یک آواز ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحباً کے ساتھ حضور کو خوش آمدید کہا۔ طلباء حفظِ مراتب کے مطابق قطاروں میں کھڑے تھے۔ سب نے سکول کی Maroon (ہلکے عنابی) رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی حضور پہلے پرنسپل صاحب کے کمرے میں تشریف فرما ہوئے جہاں حضور نے سکول کی وزیٹر بک پر دستخط فرمائے پھر بوٹانیکل گارڈن (ذخیرہ نباتات) ملاحظہ فرمایا۔

استقبالیہ ایڈریس

اس کے بعد حضور پنڈال میں تشریف لے گئے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو ابراہیم کانٹے صاحب طالبعلم فائینل ایئر نے کی۔ اس کے بعد چوہدری محمد نذیر احمد صاحب پرنسپل نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور سکول کی رپورٹ پیش کی

انہوں نے کہا کہ حضور کی تشریف آوری ایک تاریخی واقعہ ہے۔ جسے آئندہ نسلیں فخر سے یاد کیا کریں گی۔ حضور کی آمد ہمارے لئے سراپا برکت اور رحمت کا باعث ہے۔ اور اس عزت افزائی پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں۔

رپورٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ کس طرح سکول نے چھ سال کے قلیل عرصہ میں باوجود نامساعد حالات کے ہر جہت سے قابل قدر ترقی کی ہے۔ پچھلے دو سالوں میں عمارت کی توسیع اور تجربہ گاہوں کی تعمیر اور انہیں ساز و سامان سے لیس کرنے پر تیس ہزار لی اون (یعنی قریباً دو لاکھ روپیہ) خرچ ہوا ہے۔ سکول کے نتائج ماشاء اللہ نہایت اعلیٰ ہیں۔ اور اس کا کھیلوں میں ریکارڈ شاندار ہے۔ فٹ بال میں مغربی ایریا کے رنرز اپ ہیں۔ ایک لڑکا نیشنل فٹ بال ٹیم میں منتخب ہوا ہے جس پر اسے گولڈ میڈل کا مستحق قرار دیا گیا ہے طلباء کی اخلاقی تربیت و اصلاح اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی ہے آخر میں انہوں نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کو اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور خدمت کا ذریعہ بنائے۔ اور اس سکول کے فارغ التحصیل سابقہ، موجودہ اور آئندہ طلباء دین و دنیا میں سرخرو ہوں۔

حضور کا محبت و شفقت سے لبریز خطاب

دس بجکر دس منٹ پر حضور کا نہایت روح پرور اور محبت سے لبریز خطاب شروع ہوا۔ حضور نے فرمایا میں اپنے بچوں سے مل کر جو اس سکول میں پڑھتے ہیں، بہت خوش ہوا۔ میں نے آپ کی کامیابیوں کی بہت دل خوش کن رپورٹ سنی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ مستقبل میں آپ کے آج اس سے بھی کئی گنا بڑھ کر کامیابیاں مقدر ہیں حضور کا خطاب حسب معمول انگریزی میں تھا فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ سکول کے چھوٹے بچے بھی میری بات کو سمجھ سکیں اس لئے بہت سادہ الفاظ میں بات کروں گا۔ آپ قادر مطلق علیم خبیر خدا کو ماننے والے ہیں۔ وہ خود ہے اور دوسرے اسی کی وجہ سے ہیں سب کچھ اس نے ہمارے لئے پیدا کیا اور تمام کائنات کو ہمارا خادم بنایا۔ اس نے اسی سال پہلے اپنے ایک بندے کو چُنا۔ آپ قادیان کی گمنام بستی میں رہتے تھے۔ آپ کو کوئی جانتا تک نہیں تھا۔ آپ کے رشتہ دار آپ کو اہمیت نہیں دیتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا اور فرمایا کہ انسانوں کو جو مجھے بھول چکے ہیں میری طرف بلاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ وہ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کے ساتھ ہوگا۔ آپ مخالفت کے باوجود فتح پائیں گے۔ اور آخری جیت آپ ہی کی ہوگی۔ جب آپ نے دنیا میں اعلان کیا کہ آپ روشنی اور نجات اور یقین کی شمع جلانے آئے ہیں تو دنیا آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئی۔ اس نے چاہا کہ اس تنہا آواز کو دبا دے لیکن وہ ایسا نہ کر سکی۔ اب آپ میں سے ہر ایک اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا درست تھا۔ آپ کی آواز اسی آواز کی صدائے بازگشت ہے جو اللہ تعالیٰ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اٹھائی گئی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر اور قدیر ہے۔ تمام حسن کا منبع اور تمام علم کا سرچشمہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اس نے خود بنائی ہے اور جو کچھ اس کائنات میں ہے وہ ہماری خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو خلق کی یہ حقیقت ہمارے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال دیتی ہے۔ اس نے ہر چیز ہماری خادم اور نوکر بنا کر پیدا فرمائی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ ہر چیز کی تسخیر کر سکے اور بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اسے اپنا غلام بنا کر انسان کی خدمت پر لگا دے۔ حضور نے فرمایا ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت پیدا کی ہے۔ اگر ہم کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کریں تو یقیناً طبعی طاقتوں کو اپنے تابع میں لا سکتے ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ انسان اور اس کائنات میں بہت گہرا تعلق ہے ہمیں اشیاء کی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے۔

حضور نے سورج چاند اور ستاروں کے اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اب آپ باقاعدہ طالب علم ہیں۔ یہ تو دراصل آپ کی ٹریننگ ہے کہ آپ قوانین قدرت کا بغور مطالعہ کر سکیں۔ انسان ہمیشہ طالب علم رہتا ہے۔ میں نے خود آپ بچوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ کی روحیں بہت پیاری اور حسین روحیں ہیں۔ آپ دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں۔ یاد رکھیں سب انسان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ انشاء اللہ اب آپ انسان کی نظر میں بھی برابر ہو کر رہیں گے۔ ایک عظیم دن طلوع ہو چکا ہے اور وہ آپ کی عزت اور تکریم کا دن ہے۔ دنیا نے یہ بات پالی ہے اور اب آپ کے خلاف امتیازی سلوک برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں تو یقیناً آپ کامیاب ہوں گے اور دنیا کی لیڈری آپ کے ہاتھ میں ہو گی۔ تب ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کو صدیوں اپنے ظلم و تشدد کا نشانہ بنائے رکھا آپ کہہ سکیں گے کہ تم ہمارے ملک کو exploit (ناجائز جلب منفعت) کرنے آئے تھے لیکن ہم محبت سکھانے آئے ہیں کیونکہ اسلام کسی سے نفرت نہیں سکھاتا محبت اور ہمدردی سکھاتا ہے اگر آپ کو علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کتنی محبت کرتا ہے۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریاں سمجھ لیں اور ان کے مناسب حال محنت کریں تو آپ ایک دن دنیا کے رہبر بن جائیں گے۔ آپ سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے اپنی غلطی کو تسلیم کریں گے اور آپ کو عزت کے ساتھ برابری کے مقام پر فائز کیا جائے گا۔ آپ کو برابری کا، برابر کی ترقی کا حق عزم دے گا۔ یہی میرا پیغام ہے۔ افریقہ کی نئی نسل کے کندھوں پر بہت عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے میری دعا ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔ آپ میں یہ صلاحیت ہے کہ آپ بڑی سے بڑی ذمہ داری کو نبھا سکیں میں آپ کے چہروں میں مستقبل کے عظیم لیڈروں کے چہرے دیکھ رہا ہوں۔ تمام دنیا آپ کے لئے بنائی گئی ہے۔ علم کے دروازے آپ پر کھول دیئے گئے ہیں۔ آپ مت سمجھیں کہ علم کا میدان تنگ ہو چکا ہے۔ انسان نے جو کچھ دریافت کیا ہے وہ تو بحر ذخار کے مقابلے پر زیادہ سے زیادہ ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ابھی باقی سمندر کا انکشاف آپ کے لئے مقدر ہے۔ انشاء اللہ آپ اس میں کامیاب ہوں گے حضور نے فرمایا میرا پیغام امید کا پیغام ہے۔ اٹھو! اور دلوں میں علم و ایمان کی شمعیں روشن کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی روشنی آپ کو مل جائے تو آپ نہ صرف دنیا کے بہترین انسان بن جائیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو طاقت دے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کر سکیں۔ اور ان کا حق ادا کر سکیں۔ آمین

دس بجکر چالیس منٹ پر حضور کی یہ درد اور محبت سے لبریز تقریر ختم ہوئی۔

وظیفہ اور گولڈ میڈل دینے کا اعلان

اس کے بعد حضور نے ایک وظیفہ کا اعلان فرمایا جو فارم IV میں فرسٹ آنے والے طالب علم کو دیا جائے گا۔ حضور نے ایک گولڈ میڈل کا بھی اعلان فرمایا یہ اس لڑکے کو ملے گا جو فائنل امتحان میں اسلامیات میں سکول میں اول آیا ہو۔ حضور نے فرمایا یہ وظیفہ اور گولڈ میڈل اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک میں زندہ ہوں (اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین) ۔ اس کے بعد حضور نے انعامات تقسیم فرمائے۔ ناصر ہاؤس فٹ بال میں ناصر ہاؤس اول آیا تھا۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا۔ یہ تو میرا ہاؤس ہے۔ حضور نے ایلوسائن گروما کیپٹن ناصر ہاؤس کو فضل عمر شیلڈ عطا فرمائی۔ یہ اس شیلڈ کا پہلا سال ہے۔

یہ امر درج ہونے سے رہ گیا کہ تقسیم انعامات کے بعد اور بیعت سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکول کی فزکس اور بائیولوجی کی نہایت اعلیٰ لیبارٹریوں کا افتتاح فرمایا۔ فزکس کی لیبارٹری جدید ترین ساز و سامان سے آراستہ ہے۔ بائیولوجی کی لیبارٹری اور میوزیم بھی ہمارے ہاں کے کسی عام ڈگری کالج کی لیبارٹری سے بہتر ہیں۔ میوزیم کا حضور نے خصوصاً تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ مختلف جانوروں کے نمونے بوتلوں میں بند کر کے نہایت قرینے اور صفائی سے رکھے ہوئے تھے۔ افریقہ کے سانپوں کے نمونے بھی موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک سانپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے جسے افریقن بیوٹی African Beauty یعنی افریقہ کا حسین سانپ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

ایک طالب علم مورو کمارا کو حضور نے گولڈ میڈل دیا۔ اس کے حضور نے دعا فرمائی جو دس بجکر اڑتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس تقریب کے دوران پاکستان، سیرالیون اور جماعت احمدیہ کے جھنڈے بلند ... پر لہرا رہے تھے۔ سکول کا ماٹو Truth Shall Triumph (حق کی فتح ہو گی) ... میں آویزاں کیا گیا تھا۔ اسی طرح ... حضرت مہدی معہود علیہ السلام ... کے اشعار اور الہام

I shall give you a large party of Islam

اور استقبالیہ کلمات ... مرحباً کپڑے پر قطعات ... لٹکائے ہوئے تھے۔

پچیس طلباء کی اجتماعی بیعت

تقریب کے بعد فائنل سال ... کے پچیس طلباء اجتماعی بیعت سے ... ہوئے۔ حضور نے ان سب کے لئے ... دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور استقامت بخشے۔ آمین

ھذا ... کی بیعت کے بعد حضور نے ... طلباء اور احباب کے ساتھ فوٹو کھنچوائے حضور نے اپنے کیمرے سے بھی فوٹو لئے۔ اس کے بعد حضور مع خدام قافلہ سوا بارہ بجے اپنی قیامگاہ لاج میں پہنچ گئے ... گوفر ... کے اکابرین ... حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ...

جن میں سے تین پیرامائونٹ چیف تھے۔ احباب جماعت کو بھی ملاقات کا شرف حاصل ہُوا۔ خواتین حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں۔

قائمقام گورنر جنرل کی طرف سے سرکاری عشائیہ کا اہتمام

رات کو آٹھ بجے ہز ایکسی لنسی ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب نے حضور کے اعزاز میں سٹیٹ ڈنر (سرکاری عشائیہ) دیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے علاوہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون۔ اور پیرامائونٹ چیف ایس کے گانگا پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون۔ مسٹر ایم کے بنگے Bongay جنرل سیکرٹری جماعتہائے احمدیہ سیرالیون۔ مولوی بی اے بشیر صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون۔ مسٹر محمد نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول شامل ہوئے۔ قافلے میں سے مکرم برادرم ظہور احمد صاحب باجوہ۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب اور خاکسار راقم شریک ہوئے۔

معززین شہر میں سے رومن کیتھولک چرچ کے بشپ۔ مسٹر ایم ایس مصطفےٰ سابق نائب وزیر اعظم مسٹر لامین صدیق Lamin سیکرٹری امور داخلہ۔ مسٹر اے کے زبیری سیکرٹری مسلم کانگریس کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور اپنی پیاری جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہیں۔ احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بخیریت مراجعت کے درد دل سے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

—— ۲ ——

مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مرسلہ از فری ٹاؤن (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی تحریر فرماتے ہیں:۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۸ رمئی ۱۹۷۰ء

آج حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لیسٹر ماؤنٹین میں مسجد نذیر احمد علی کا افتتاح فرمایا۔ مسجد فری ٹاؤن کے بہترین علاقے میں واقع ہے اور فورا بے یونیورسٹی آف فری ٹاؤن کے بالکل قریب ہے اور مرکز شہر سے سات میل کے فاصلے پر ہے۔ مسجد کا مسقف رقبہ ۵۰ × ۳۸ فٹ ہے اور ایک پہاڑی پر اونچی کرسی پر تعمیر ہوئی ہے۔

افتتاح کی تقریب کے موقع پر بانس کا ایک وسیع و عریض پنڈال جس پر پام کی چھت ڈالی گئی تھی مسجد کے باہر احاطے میں بنایا ہُوا تھا۔ یہاں اس قسم کے شیڈ بنانے کا بہت رواج ہے۔ سایہ بھی ہو جاتا ہے اور ہوا کی آمد و رفت بھی جاری رہتی ہے حضور نے شیڈ دیکھ کر فرمایا شیڈ بہت پسند آیا ہے۔ احباب اور بہنیں اسی شیڈ میں جمع تھے۔

ایک بجکر پچیس منٹ پر (پاکستان ٹائم ۲۵ - ۶) حضور نے مسجد کھول کر افتتاح فرمایا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد ایک بجکر ۳۰ منٹ پر جمعہ کی اذان ہوئی۔ حضور کا خطبہ ایک بجکر ۳۷ منٹ پر شروع ہُوا۔ خطبے کا ترجمہ امام عبداللہ نے کری اول (Creol) یعنی Broken English میں اور الحاج بونگے نے ٹمنی زبان میں کیا۔ کری اول زبان امریکہ اور برازیل سے واپس آنے والے ان آزاد شدہ غلاموں کے ذریعہ آئی ہے جو غلامی کے خاتمہ پر افریقہ کے مختلف ممالک میں واپس آکر آباد ہوئے۔ ان لوگوں کی اکثریت عیسائی ہے اور یہ لوگ افریقہ کے مختلف ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ ٹمنی یہاں کا مشہور مقامی قبیلہ ہے۔ جس کی اکثریت مسلمان ہے۔ حضور کے انگریزی زبان میں ارشاد فرمودہ خطبے کا ملخص درج کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا:۔

"میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں آپ سے مل کر بہت خوش ہُوا ہوں میں خوش ہوں کیونکہ میں آپ میں سے ہر ایک کو اللہ تعالےٰ کی رحمت کا نشان سمجھتا ہوں۔ آپ اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا:۔

I shall give you
a large party of
Islam

یعنی میں تجھے مسلمانوں کا بہت بڑا گروہ عطا کروں گا۔ آپ کو یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کوئی کلب نہیں ہے۔ ایک کلب یا ایسوسی ایشن اور ایک الٰہی جماعت میں بہت فرق ہوتا ہے کسی کلب یا ایسوسی ایشن کی بنیاد باہمی ہمرنگی اور افہام و تفہیم پر ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت اللہ تعالےٰ سے طاقت حاصل کرتی ہے ہمارے قادر و توانا خدا نے یہ جماعت ایک خاص مقصد کے لئے قائم فرمائی ہے۔ اور سیدنا مہدی علیہ السلام کو ایک خاص مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان مضبوط ہو جائے اور اللہ تعالےٰ کی صفات کا عرفان حاصل ہو۔ یہ عرفانِ الٰہی ہی ہے جس سے انسان کا ایمان بڑھتا اور یقین مستحکم ہوتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ اس کی فلاحِ دارین اللہ تعالےٰ کی ذات سے وابستہ ہے۔ اس کی تمام امیدیں اسی کی رضا پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔ ایسا صاحب عرفان و یقین انسان خود اعتمادی اور وثوق کے ساتھ اپنے مقصد کی جانب بڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے روشن نشانات اس کے سامنے موجود ہوتے ہیں۔ اس کا ارادہ مضبوط اور عزم راسخ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت اور الٰہی انعامات کا ذاتی تجربہ حاصل کرتا ہے جس سے اس کا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور بھی قوی ہو جاتا ہے۔ اس کا اپنا ارادہ ختم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے جلال کا تسلط اس پر قائم ہو جاتا ہے اس کی معرفتِ الٰہی اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ اس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل کو تنہا چھوڑنے سے انکار کر دیتا ہے اس کی پاک روح اس کے اندر رہائش پذیر ہو جاتی ہے اور اسے حرکت اور طاقت بخشتی ہے۔ یہ روح اس کے ہر کام میں اس کی رہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ خود اس کا نگران اور محافظ بن جاتا ہے۔ اور وہ جبروت و عظمت والے خدا کے جلال کے تصرف میں آجاتا ہے۔ اور ایمان و عرفان کا پانی اس کے دل سے اس طرح بہہ نکلتا ہے جس طرح میٹھے چشمے سے پانی۔ وہ اس تجربے میں لذت پاتا ہے اور یہ لذت اس پر حاوی ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں اور چہرے سے نظر آنے لگ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا نور اس پر بارش کی طرح برستا ہے اور اس کی روح اللہ تعالےٰ کے حسن و جمال کا لباس پہن لیتی ہے اور اس کے وجود میں نئی زندگی کے آثار کچھ اس طرح نمودار ہو جاتے ہیں جس طرح درختوں کی شاخیں موسم بہار کے آنے پر پتوں اور پھولوں سے لد جاتی ہیں اور حسن و جمال کا مرقع بن جاتی ہیں۔"

اس کے بعد حضور نے مساجد کے فلسفہ و حکمت پر روشنی ڈالی اور تفصیل سے اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ مسجد کا مالک اللہ تعالےٰ خود ہے۔ یہ خدائے واحد کا گھر ہے۔ جو شخص خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہے وہ مسلمان ہو یا نہ ہو اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنے طریق پر فریضۂ عبادت ادا کر سکے۔ اس لحاظ سے مسجد تمام عبادت گاہوں گرجوں اور صومعوں کی پناہ گاہ اور محافظ بن جاتی ہے۔ مسجد اعلان ہے اس امر کا کہ تمام عبادت گاہیں جو خدائے واحد کی طرف منسوب ہوتی ہیں اسی کے لئے ہیں اور وہی ان کی حفاظت کا ضامن ہے۔

اس کے بعد حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے تفصیل سے استدلال فرمایا۔ اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہمیں نور دینے کے لئے آئے تھے تاکہ ہم سچے ایمان کا نور اپنی ذات میں مشاہدہ کر سکیں۔ آپ کا یہ فرضِ اولین ہے اور آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نیکی اور سچائی کی توفیق آپ کو حاصل ہو۔ اور ایسی حسین روح آپ کو دی جائے جو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالےٰ کو محبوب ہو۔ دنیا آج اپنے خالق کو بھول چکی ہے اور مکمل تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے دنیا کو اپنا نور اور محبت اور عرفان بخشے اور اسے اس خوفناک انجام سے بچالے۔

اس کے بعد حضور نے بلند آواز سے لمبی دعا فرمائی اور فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں! اور آپ اس میں خاموشی سے شامل ہوں۔ اور اپنے دل میں آمین کہتے جائیں

جمعہ کی نماز کے بعد بعض کارکنان نے مسجد کے اندر چندہ جمع کرنا شروع کر دیا اس پر حضور نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور بڑے جلال کے ساتھ فرمایا کہ مساجد پیسے اکٹھے کرنے کے لئے نہیں۔ یہاں لوگ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے آتے ہیں۔ اسے کسی تجارتی غرض کے لئے استعمال کرنا مساجد کی بے حرمتی ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب کو اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ نے خواتین کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ حضور نے بچوں سے پیار کیا۔ حضور نے امام عبداللہ صاحب کے بچے یحییٰ اکرد ما عمر ۲½ سال۔ مکرم ابراہیم ٹورے صاحب کے ننھے الاجی ٹورے اور ملک لطیف خاں صاحب کے بچے محمود خالد کو پیار کیا اور بوسہ دیا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور ان سب کو اس محبت اور شفقت کا حقیقی معنوں میں اہل بنائے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مصافحہ کے بعد حضور نے احباب کے ساتھ فوٹو لئے۔ فرمایا کہ واپسی پر ایک بلند مقام پر رک جائیں (اس جگہ کو حضور نے اشارے سے متعین فرمایا) "تاکہ وہاں سے مسجد کا فوٹو لیا جا سکے۔ چنانچہ واپسی پر مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے حضور کے ارشاد پر فوٹو لیا۔

شام کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلم کانگریس کے استقبالیہ پر جلال سے چمکتی ہوئی ایک تاریخی اور یادگار تقریر فرمائی جس

کی تفصیل اس کے بعد انشاء اللہ پیش کی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

حضور اپنی محبوب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں اور دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

۳

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مرسلہ از فری ٹاؤن (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی ہے تحریر فرماتے ہیں:-

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۸ مئی ۱۹۷۰ء

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں یہاں کے لیل و نہار کی کیفیت اور روحانی لذت کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انوار کو بارش کی طرح برستے دیکھا ہو۔ کل صبح سکول کے بچوں اور ان کے انداز و اطوار دیکھ کر بھی دلوں پر بہت اثر ہوا تھا کہ انشاء اللہ یہ بچے اسلام اور احمدیت کے جاں نثار خادم بن کر ملک کے گوشے گوشے میں پھیل جائیں گے۔ لیکن آج کی شام بھی ایسی شام ہے جسے ایک لحاظ سے اس سفر کا نقطۂ عروج کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ آج مسلم کانگریس کی طرف سے دعوتِ استقبالیہ تھی۔ یہ کانگریس غیر از جماعت مسلمان معززین سیرالیون کی اجتماعی تنظیم ہے۔ اور اس میں بعض دردمند دل رکھنے والے لوگ بھی شامل ہیں۔ جس وقت حضور مع حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ اور دیگر افرادِ قافلہ ریلوے یونین ہال میں جہاں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا پہنچے تو چاروں طرف سے اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے۔ ہال میں تقریباً پانچ سو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال کے باہر دروازے پر، کھڑکیوں کے آس پاس بے شمار لوگ حضور کے ارشادات سننے کے منتظر تھے۔

یہاں کے مسلمان جو کئی لحاظ سے مظلوم اور بے بس ہیں۔ حضور کی سیرالیون میں آمد پر چونک سے پڑے ہیں۔ حضور کی آمد سے ان میں ایک گونہ خود اعتمادی اور بشاشت پیدا ہوئی ہے۔ اور اب ان کے چہروں پر امید اور اطمینان کی جھلک نظر آتی ہے

جب حضور ہال میں سے گزر کر سٹیج کی جانب تشریف لے گئے تو تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے ٹھیک چھ بجے شام تلاوتِ قرآن کریم شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد مسٹر ایم ایس مصطفیٰ پریذیڈنٹ مسلم کانگرس اور سابق نائب وزیر اعظم سیرالیون نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ مصطفیٰ صاحب ایک دردمند دل رکھنے والے غیور اور شعلہ بیان مقرر ہیں۔ تقریر انگریزی ہی میں کرتے ہیں جو یہاں کی مشترکہ زبان ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی شام ایک عدیم المثال اور لاثانی شام ہے۔ لہٰذا تمام مغربی افریقہ کے لئے بالعموم اور سیرالیون کے لئے بالخصوص یہ انتہائی خوشی اور شادمانی کے دن ہیں۔ اس خوشی اور شادمانی کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کا ایک عظیم فرزند آجکل یہاں آیا ہوا ہے۔ اس صدی کے آغاز میں سیرالیون کے مسلمانوں کی جو حالت تھی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لوگ اسلام کا نام لیتے ہوئے ڈرتے تھے۔ وہ دن مسلمانوں کے لئے سخت امتحان کے دن تھے۔ آج آپ کی تشریف آوری سے ہمارے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں۔

کل گورنر جنرل صاحب نے اس دعوت پر جو انہوں نے آج کے معزز مہمان کے اعزاز میں دی تھی مجھے بتایا کہ ہمارے معزز مہمان ایم اے آکسفورڈ ہیں اور میں ان کی طبیعت کی سادگی اور انکساری دیکھ کر حیران ہوں

مصطفیٰ صاحب نے کہا کہ ہم سب کا ایک کلمہ، ایک قبلہ، ایک قرآن ہے۔ الحاج نیر صاحب (حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پہلے احمدی مبلغ تھے جو سیرالیون میں آئے۔ ان کی تشریف آوری ہمارے لئے بہت حوصلہ افزائی کا باعث ہوئی۔ آج احمدی تعلیمی اور روحانی میدان میں اہلِ سیرالیون کی انتھک خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس کی انتہا یہ ہے کہ آج اسلام کا ایک عظیم فرزند ہمارے درمیان موجود ہے

احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا "یہ لوگ محبت اور اخلاص کے پیکر ہیں۔ ایک دفعہ کوالالمپور میں جب میں اپنے ملک کی طرف سے ایک بین الاقوامی کانگرس میں شمولیت کے لئے گیا ہوا تھا تو میری ملاقات ہز ایکسی لینسی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سے ہوئی۔ مجھے دیکھتے ہی بولے آپ کا نام مصطفیٰ تو نہیں۔ جب میں نے بتایا کہ مصطفیٰ میں ہی ہوں تو بے اختیار مجھے گلے سے لگا لیا۔ ایک مرتبہ جب ایک عرب سربراہِ مملکت سے ملاقات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی تو محترم چوہدری صاحب کی وساطت سے ہی میری ملاقات ممکن ہوئی۔ ہمیں خوب یاد ہے کہ سیرالیون میں لوگ اسلام پر تنقید کرتے رہتے تھے۔ لیکن احمدیت کے سیرالیون میں آنے کے بعد اسلام کی عظمت بحال ہو گئی ہے۔

جب میں وزیر تھا تو روکوپور (سیرالیون) میں احمدیوں کی بڑی مخالفت ہوئی۔ میں یہ فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے احمدیوں کی شدید تائید کی۔ مجھے یہ بخوبی علم ہے کہ جو خدا کے پیارے اور برگزیدہ لوگوں سے جنگ کرتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ آج وہ شخص کہاں ہے اور اس کے بیوی بچے کہاں ہیں جس نے طاقت کے نشے میں بدمست ہو کر احمدیوں سے ٹکر لی تھی۔" (یہاں مقرر کا اشارہ ایک وزیر کی طرف تھا جو احمدیوں کا سخت مخالف تھا اور اب گمنامی کی زندگی بسر کر رہا ہے)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے کہا خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کا تعلق ہماری بہت مدد کر سکتا ہے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی (مکی) زندگی میں بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے اسی طرح بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں بھی ان کے پیروکاروں کی تعداد چنداں زیادہ نہ تھی۔ لیکن اب احمدیہ مشن امریکہ، کینیڈا، انڈیا، سالٹ پانڈ غرضیکہ دنیا کے کونے کونے میں قائم ہیں۔ میں نے پاکستان کا دورہ کیا ہے وہاں کے لوگ بہت ہی محبت کرنے والے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے ہمارے یعنی سیرالیون اور پاکستان کے تعلقات بہت مضبوط ہو گئے ہیں۔ آپ کی کوششوں کے طفیل اب تو عیسائی بھی اسلام کی خوبصورتی کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ یور ہولی نس! میں ایک مرتبہ پھر آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

اس کے بعد مسٹر عبد اللہ کول نے بھی مسلم کانگریس کی طرف سے حضور کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا یہاں تشریف لانا ہمارے لئے بہت خوشی اور سرفرازی کا باعث ہوا ہے۔ آپ کی جماعت کی کوششوں سے یہاں کے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی ہے میں سیرالیون کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کی تشریف آوری کا اور ہماری دعوت کو قبول کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر شروع فرمائی۔ یہ تقریر چھ بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوئی۔ تقریر کیا تھی زندہ خدا کی تائید و نصرت کی زندہ مثال تھی فصاحت اور روانی کا ایک سیلاب تھا جو سامعین کے شکوک و شبہات کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گیا۔ عبد اللہ کول صاحب نے بعض باتیں ایسی کہی تھیں جو محبت اور ادب سے کہی گئی تھیں لیکن ان کا جواب دینا بھی ضروری تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس تقریب کے حصے کی اطلاع بھی اسی دن اچانک ملی تھی

چنانچہ تقریر کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ جب مجھے اچانک تقریر کی اطلاع ملی تو میں نے کثرت سے استغفار پڑھا۔

حضور کا یہ خطاب محبت اور غیرت کے لطیف امتزاج کا حامل تھا۔ حضور پر خود ایک ایسی حالت طاری تھی جیسے زبان و ذہن اللہ تعالیٰ نے خود اپنے تصرف میں لے لئے ہوں۔ حضور نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ (ترجمہ و ملخص)

"سیرالیون میں آکر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ میں یوں محسوس کرتا ہوں جیسے اپنے بھائیوں کے درمیان بیٹھا ہوں۔ میں مسلم کانگریس اور کانگریس کے مقررین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ابھی ابھی تقاریر فرمائی ہیں۔ میں خود کو اس تعریف کے قابل نہیں سمجھتا جو انہوں نے کی ہے۔ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ اور حقیر غلام ہوں۔ فرمایا کناسی میں ایک عیسائی دوست نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اس نے آپ سے یہاں آنے وقت کیا کہا تھا؟ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے کیونکہ میں اس کے ادنیٰ ترین خادموں میں سے ہوں۔ فرمایا ہم سیرالیون میں خدمت کے لئے آئے ہیں ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے نہیں۔ ہم سیرالیون کے باشندوں سے خود کو افضل نہیں سمجھتے۔ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ فرمایا آج سے پچاس سال قبل افریقہ میں احمدیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ میں نے دو حکومتوں کے سربراہوں کو بتایا کہ کانو Kano نائیجیریا میں ہمارے میڈیکل سنٹر نے ۲۵۰۰۰ پچیس ہزار پونڈ کی بچت کی۔ لیکن اس میں سے ایک پائی بھی نائیجیریا سے باہر نہیں لے جائی گئی۔ ساری رقم نائیجیریا میں ہی میڈیکل سنٹر کی توسیع پر لگا دی گئی۔ فرمایا ہم تو آپ کو اپنے حقیقی بھائی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں۔ تو انسان کی نگاہ میں برابر کیوں نہ ہوں۔ ساری دنیا کے لئے یہی ہمارا پیغام ہے۔ فرمایا مجھے بچوں کی نظم جو گگوما میں انہوں نے پڑھ کر سنائی تھی بہت پسند آئی یعنی

یا ابناء آدم الجنۃ
تجنبتی دنیالی مالی
اشتوۃ حسنتی بمالی

اس کے بعد حضور نے تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اسلام کا خدا ایک زندہ اور فعال خدا ہے۔ انسانی علم [illegible] کے علم کی برابری نہیں کر سکتا۔ کل [illegible] کہہ رہی تھی کہ مادہ اور توانائی دو الگ الگ

وجود ہیں۔ آج سائنس کہہ رہی ہے مادہ اور توانائی ایک ہی وجود کی دو شکلیں ہیں۔ لیکن اسلام نے مادے کی جو تعریف کی ہے سائنس اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اسلام کہتا ہے کہ مادہ اور ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی صفات کا جلوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ الحیّ القیوم ہے وہ آج بھی مادہ پیدا کرتا ہے۔ سائنسدان اب خود کہہ رہے ہیں کہ Galaxies (ستاروں کا ان گنت مجموعہ جس میں کروڑوں کروڑ ستارے ہوتے ہیں) ایک دوسرے سے پرے کسی نامعلوم سمت کو جا رہی ہیں۔ جب دو Galaxies کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جاتا ہے کہ اس میں ایک Galaxy سما سکے تو وہاں ایک اور Galaxy پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس تخلیق کے لئے مادے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ کُنْ کہتا ہے اور گلیکسی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمارا خدا جس کو ہم اللہ کہتے ہیں کتنا قادر و توانا خدا ہے اس نے چاہا کہ زمین پر انسان پیدا کئے جائیں جن کے دل و دماغ اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوں۔ اسی الٰہی محبت کے لحاظ سے انبیاء کے بھی درجات مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ سب سے اونچا مقام ہمارے سید و آقا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سب سے بلند مقام پر فائز تھے۔ انسان کو پیدا کرنے کی غرض بھی یہی تھی کہ فرشتوں کو دکھایا جائے کہ آپؐ کا مقام کتنا ارفع و اعلیٰ ہے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ ان کو قرآن کریم کا ایک حصہ ملا۔ اس کے بعد حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰ علیہم السلام کو قرآن کریم کا الگ الگ حصہ زمانے کی ضرورت کے مطابق ملا۔ سب نے اپنی اپنی قوم کو دنیا میں ایک نبی کے آنے کی خبر دی۔ سارا قرآن صرف آنحضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا۔ آپؐ ہی سب نبیوں سے افضل اور ان سب کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپؐ کو فرمایا کہ قرآن کریم روزِ قیامت تک ساری دنیا کی راہنمائی کرے گا اور بنی نوعِ انسان کی ہدایت کا موجب ہوگا۔

فرمایا۔ قرآن کریم کو کتاب مبین بھی کہا گیا ہے اور کتاب مکنون بھی۔ بظاہر یہ ایک متضاد بیان ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں کوئی تضاد نہیں۔ کتاب مبین ہر شخص کی سمجھ کے مطابق اس کے لئے ہدایت اور خوبصورتی کا منبع ہے۔ کتاب مکنون اس لئے کہ یہ نئے نئے مسائل کا حل بتاتی ہے جو ... وقت ... نظر سے اوجھل تھے ... نے ... مثال ... فرمایا۔ انسان وقت کی سڑک پر رواں دواں ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس سڑک کا ہر نیا موڑ ہمارے لئے کیا مسائل لے کر آئے گا۔ ان مسائل کا علم ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب اس موڑ سے گزرنے لگتے ہیں۔ "وقت" کی اس سڑک کے تمام موڑ جو قیامت تک آئیں گے اور ان کے ان کے مسائل کا حل قرآن کریم میں موجود ہے۔ لیکن ان نئے پیش آمدہ مسائل کا حل ان لوگوں پر کھولا جاتا ہے جو ایک شرط پر پورے اتریں وہ شرط لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کی ہے۔ یعنی اسرارِ قرآنی صرف ان پر کھولے جاتے ہیں جو دل کے پاک ہوں۔ ایسے لوگ ہر زمانے میں اور ہر علاقے میں ہوتے چلے آئے ہیں۔ نائیجریا میں حضرت عثمان بن فودی (وفات ۱۸۱۷) ایک مجدد گزرے ہیں جنہوں نے اسلام کی خاطر ہر مخالفت کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ چونکہ تم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہو اس لئے کامیاب ہو گئے

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ جن لوگوں نے محمد رسول اللہؐ سے محبت کی خدا تعالیٰ نے ان سے محبت کی یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو بطور واقعہ کے ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی چلی جائے گی۔ اسی حقیقت کے تحت حضرت مہدی معہود مسیح موعود تشریف لائے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا کہ آپؑ ان لوگوں کے خلاف اسلام کی مدافعت کر سکیں۔ جو چاروں طرف سے اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ آپؑ کے دل میں اپنے سید و آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے محبت کا ایک سمندر موجزن تھا اور آپؐ ہی کے دین کے غلبہ کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

حضرت اقدس نے بڑے جلال سے بلند آواز کے ساتھ ایک اعلان کیا حضور کی آواز بجلی کی طرح کڑکی اور جسم و جان میں سرایت کر گئی۔ حضور نے فرمایا

"میں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بوڑھوں اور جوانوں مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے اگرچہ بظاہر یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا تسلسل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہے گا۔

میں نے ۱۹۶۷ء کے دورے کے وقت یورپ کو خبردار کیا تھا کہ اپنے خالق کی طرف لوٹ آؤ ورنہ مٹ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میری تقریر کی یورپ میں پبلسٹی بھی بہت ہوئی صرف ڈنمارک سے مختلف اخباروں کے ۱۸۴ تراشے موصول ہوئے۔ فرمایا فتح مکہ سے ایک سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان مکہ کو فتح کر لیں گے لیکن یہ بظاہر انہونی ہو کر رہی۔ اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسلام کی آخری فتح کے دن بہت قریب ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ایک شرط بھی ہے۔ وہ "اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" کی شرط ہے اس مقصد کی خاطر مسلمانوں کو اتحادِ عمل سے کام لینا ہوگا۔ اب صرف دو ہی راستے ہیں یا تو باقی دنیا کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں یا اپنے آپ کو تباہی اور بربادی سے بچا لیں۔ فرمایا۔ میں آپ لوگوں سے یہ نہیں کہتا کہ بلا سوچے سمجھے احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ مذہب دل کا معاملہ ہے اور دل کو طاقت کے بل پر جیتا نہیں جا سکتا۔ خدا کا شکر ہے کہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی ایک دل کو نہیں بدل سکتیں۔ لیکن اسلامی تعلیم کی خوبصورتی اور حسن اور اس کی روحانی تاثیر سے بے شمار دل بدلے اور بدلتے رہیں گے ہم مسلمان باوجود اختلافات کے ایک ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارا نقطۂ مرکزی ایک ہے۔ ہم ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ ہمارا قرآن ایک ہے۔ ہماری مکمل ترین شریعت ایک ہے۔ ہمارے آقا اور سردار حضرت خاتم الانبیاءؐ ختم المرسلین محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہیں اگرچہ معنوں یا Interpretation میں اختلاف ہے۔ لیکن آپؐ کو مانتے سب خاتم النبیین ہیں۔ اگر ہم اپنے فروعی اختلافات کو بھول سکیں اور خدائے واحد اور محمد رسول اللہؐ کے دین کی خاطر ایک ہو جائیں تو اسلام کی فتح کا دن بہت قریب آ جائیگا۔ انشاء اللہ

حضور کی یہ جلال اور تحدی سے لبریز تقریر ایک صاعقۂ آسمانی کی طرح ریلوے یونین ہال سے نکل کر سیرالیون کی فضاؤں میں چمکی اور تذبذب و تفکر کی تاریکیوں کو پاش پاش کر گئی۔ تقریر کے بعد کئی احباب ایک دوسرے سے فرطِ جذبات سے چمٹ گئے کوئی آنکھ نہ تھی جو نم نہ ہوئی۔ تمام حاضرین پر سحر کا عالم طاری تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہمارے معبود خدا نے جلال اور غیرت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھایا ہو۔ لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ ایک امام صاحب نے مکرم بشارت احمد صاحب بشیر کو بتایا کہ میرے سارے شکوک رفع ہو گئے۔ بعض نے کہا کہ اس تقریر کے بعد سیرالیون سارے مغربی افریقہ سے تمام کمسٹے بازی لے گیا۔ غرض سبھی لوگ اپنی اپنی جگہ ایک ہی حقیقت کی ترجمانی کر رہے تھے کہ فتح اسلام کا آسمانی فیصلہ اب خلافت راشدہ کے ہاتھ پر نافذ ہو کر رہے گا اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ قدرتِ ثانیہ کے ذریعے جلد ہی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جو اس فتح نصیب قافلے کے سالار اور رشید ہیں ہمارا قادر و توانا خدا صحت، قوت اور توفیق دے کہ ہم ان الٰہی نوشتوں کو حضور کے ہاتھوں پورا ہوتے دیکھ لیں

تقریر کے بعد مسٹر کے ڈی سوارے Swarray نے حضور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور نے ان کی دعوت قبول فرما کر ان کی عزت افزائی فرمائی۔ احمدیت کے بارے میں جو کچھ ہمیں بتایا گیا ہے ہم اس کی وجہ سے بیحد ممنون ہیں۔ قرآن کریم تو پہلے بھی پڑھا کرتے تھے لیکن اس کا ترجمہ جاننے اور اس سے روشنی حاصل کرنے کے لئے ہم جماعت احمدیہ کے مرہونِ منت ہیں۔ مسٹر سوارے نے بڑے ادب اور درد سے کہا کہ ہمیں اب شاید دوبارہ حضور سے ملنے کا موقع نہ مل سکے اس لئے ہماری گزارش ہے کہ آپ ہم سب کو اپنی دعاؤں سے نوازیں نیز یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ سیرالیون کے مسلمان طلباء کو جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظیفے منظور فرمائے جائیں۔ اس پر حضور نے سیرالیون کے دو طلباء کے لئے وظائف منظور فرمائے جس کا اعلان مسٹر مصطفیٰ نے کیا۔ وظائف گورنمنٹ آف سیرالیون کی وساطت سے جاری کئے جائیں گے لیکن اس میں سیرالیون سے پاکستان کا کرایہ آمد و رفت شامل نہیں ہوگا۔ پاکستان میں تعلیم و رہائش کا کل خرچ جماعت احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی جس میں سب حاضرین شامل ہوئے۔ اس کارروائی کو ٹیلیویژن ریڈیو اور پریس میں خوب پبلسٹی دی گئی

باوجود سارے دن کی انتہائی مصروفیت کے حضور دیر تک اپنے خدام کے درمیان مجلس علم و عرفان میں تشریف فرما رہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اخبار جسارت نے لکھا ہے کہ ہمارے مغربی افریقہ کے دورے میں بھی کوئی راز ہے حضور نے فرمایا کہ راز یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے روحانی فرزند جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی شان کے جلوے دیکھے جائیں۔ ہم نے اس سفر میں خلوص و محبت کے بے پایاں اظہار میں اللہ تعالیٰ کی شان دیکھی ہے ممکن ہے بعض لوگوں کیلئے یہ محبت اور جوش و خروش ایک پراسرار امر ہو۔ لیبیٹر کی مسجد کے متعلق جس کا افتتاح آج حضور نے جمعہ کے وقت فرمایا ارشاد ہوا کہ اس مسجد کا نام مسجد نذیر احمد علی ہوگا۔ احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کے مبارک نتائج مرتب فرمائے۔ تا اہلِ افریقہ جلد اسلام اور احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر باطل کے خلاف اپنے شایانِ شان کردار ادا کر سکیں۔ آمین۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے شہر بو (BO) میں حضورِ انور کا ورودِ مسعود

والہانہ خیر مقدم۔ مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد۔ حضور کی بصیرت افروز تقریر

ٹاؤن ہال میں استقبالیہ تقریب۔ افریقن احمدی احباب کی عقیدت و محبت کے ایمان افروز مظاہرے

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے فری ٹاؤن (سیرالیون) سے اپنی رپورٹ مرسلہ ۹ رمئی ۱۹۷۰ء میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی تحریر فرماتے ہیں:۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۹ رمئی ۱۹۷۰ء

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسلم کانگریس کے استقبالیہ پر تقریر اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانوں میں سے ایک جیتا جاگتا اور درخشندہ نشان ہے جس کی یاد اہلِ سیرالیون کے دلوں کو اپنی زندگی بخش حرارت سے مدتوں گرماتی رہے گی۔ یہ ایک روحانی تجربہ تھا جسے میرے جیسے بے مایہ انسان نے بھی اپنے ظرف کے مطابق محسوس کیا اور شدت سے محسوس کیا۔ لیکن آج کے دن کی کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ کے مطابق الگ شان ہے۔

آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بو (BO) کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ سب اہلِ قافلہ رختِ سفر باندھ رہے ہیں لیکن دل ہیں کہ ایک عجیب قسم کے لذیذ درد اور کسک سے دوچار ہیں اور آنکھیں ہیں کہ ایک مردِ مجاہد کی یاد سے نمناک ہوئی جاتی ہیں۔ اے ارضِ بو (BO) تجھ پر سلام۔ تو وہ خطۂ خاک ہے جسے مغربی افریقہ کے وسیع علاقوں اور طویل فاصلوں میں سے اس شرف کے لئے چنا گیا کہ احمدیت کا بہادر اور جنگجو دور گار فرزند جیسے نذیر احمد علیؓ کہتے ہیں تیری گود میں آرام کر سکے ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آل بلالؓ کے اس جانباز خادم کی روح جس کی زندگی مہدیٔ معہود علیہ السلام کی بعثت کی خوشخبری اس قوم تک پہنچانے میں گزری، فخر اور تشکر سے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گی کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی۔ اس کی ریاضت نوازی گئی۔ آج مہدیٔ آخرزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موعود نافلہ اور تیسرا جانشین اور خلیفہ "ناصر دینِ محمدؐ" اسی خاکِ بو کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت اور رحمت اور عزت اور شرف سے مسموح کرنے آیا ہے۔ اس سرزمین کے مخلص فرزند اپنی عالی بختی پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ فری ٹاؤن سے بو (BO) تک ۱۶۷ میل کا فاصلہ ہے۔ راستہ حسبِ معمول انتہائی سرسبز ہے اور راستے میں جگہ جگہ احباب اور بہنیں اور بچے جو سڑک کے قریب کی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں اپنے آقا کے انتظار میں صف بستہ کھڑے ہیں۔ حضور دو دفعہ راستے میں رکے اور تمام احباب اور بچوں سے مصافحہ فرمایا۔ ایک مقامی چیف بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی زبان میں عرض کیا کہ اس علاقے میں احمدیہ سکول بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ ازراہِ کرم اسے سیکنڈری سکول بنایا جائے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ ان کی درخواست پر مناسب غور ہو گا۔ دوپہر کا کھانا راستے ہی میں برلب سڑک تناول فرمایا۔ یہاں عموماً بادل چھائے رہتے ہیں لیکن جب دھوپ پڑتی ہے تو اگلی پچھلی کسر نکل جاتی ہے۔ آج سارا دن سخت دھوپ رہی۔ خطِ استوا کے قریب اور منطقۂ حارہ میں ہونے کی وجہ سے یہاں کی گرمی تو ویسے ہی طبیعت صاف کر دیتی ہے۔ لیکن آج سارا دن تمازتِ آفتاب اپنے پورے جوبن پر رہی جس وقت حضور راستے میں منتظر احباب کو دیکھ کر توقف فرماتے تو ہم خدام کے دل میں آتا کہ کاش اس قدر سخت گرمی میں حضور نہ رکیں۔ لیکن والدین سے بڑھ کر محبت کرنے والے شفیق اور محسن آقا کی محبت کی گہرائی اور وسعت کو پا سکنا ہم میں سے کس کے بس کی بات تھی۔؟ حضور نہ صرف توقف فرماتے بلکہ کار سے باہر نکل کر اپنے مشتاق کو شرفِ مصافحہ بھی بخشتے اور ان کے حالات بھی دریافت فرماتے۔ اور انہیں دعائیں دیتے۔

بو (BO) میں تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بہت خواہش تھی کہ بو کے علاوہ باجے بو Bajeboo اور جورو Jauro۔ جہاں ہمارے سیکنڈری سکول (بلکہ ہمارے ہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج) ہیں۔ اور ان مقامات کے نواح میں بسنے والی دیگر بیسیوں جماعتوں کا معائنہ فرماتے۔ لیکن وقت کی تنگی اور ذرائع آمد و رفت کے نہ ہونے کے باعث حضور بنفسِ نفیس وہاں تشریف نہ لے جا سکے۔ عجیب اتفاق ہے کہ یہی وہ علاقہ ہے جہاں مجاہدینِ احمدیت حضور صاحبؓ حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کی تبلیغی ساعی مرکوز رہی تھیں اس لئے اس حصہ ملک میں ہماری جماعتیں بھی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کو ان جماعتوں تک خود نہ پہنچ سکنے کا بہت غم تھا۔ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کو طویل صحت والی والی عمر عطا فرمائے اور حضور ایک چھوڑ کئی کئی دورے ان علاقوں کے کر سکیں اور تشنہ کامانِ ناصر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشنگی بجھانے کے لئے حضور ساری دنیا کے ممالک میں بار بار تشریف لے جا سکیں۔ ان علاقوں سے احباب جوق در جوق تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب جنہوں نے بو میں حضور کے دورے کے سلسلہ میں اس عاجز کی درخواست پر گرانقدر نوٹس عطا فرمائے ہیں لکھتے ہیں کہ حضور کے سفر کے آغاز پر الفضل میں صدقات کے بارہ میں مطبوعہ تحریک سے جب یہاں احباب کو آگاہ کیا گیا تو مرد و زن نے دینی والہانہ عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے نہایت اخلاص سے اس میں حصہ لیا۔ حتیٰ کہ بو کے غریب ترین اور معذور احمدی دوست عثمان صاحب نے بھی حیران کن اخلاص اور اصرار کے ساتھ قبولیت فرمائی۔ درانحالیکہ وہ خود صدقات کے مستحق ہیں۔ بو جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں حضرت مولوی نذیر احمد علیؓ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرامگاہ ہے۔ آزادی سے قبل سیرالیون دو حصوں میں منقسم تھا ایک حصہ کا صدر مقام فری ٹاؤن تھا۔ یہ کالونی کا علاقہ تھا۔ دوسرا حصہ جس کا صدر مقام بو تھا پروٹیکٹوریٹ یعنی زیرِ نگرانی حصہ کہلاتا تھا۔ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں جانا تقریباً دوسرے ملک میں جانے کے مترادف تھا۔ انگریز کے چلے جانے کے بعد سارے ملک کا صدر مقام فری ٹاؤن قرار پایا۔ بو (BO) اب جنوبی صوبے کا صدر مقام ہے بہت صاف ستھرا اور خوبصورت شہر ہے۔ یہاں ہمارا نہایت کامیاب اور معیاری احمدیہ سیکنڈری سکول (انٹرمیڈیٹ کالج) ہے۔ اس کے علاوہ عیسائیوں کا ایک سکول کیتھولک مشن کے زیرِ اہتمام بھی چل رہا ہے۔ اس کے مقابلے پر ہمارا سکول ہر میدان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی کے ساتھ اپنا تفوق منوا چکا ہے۔ پرنس ولیم یہاں کے ریزیڈنٹ وزیر ہیں۔ پرنسپل انور حسن صاحب ان کی بہت تعریف کرتے ہیں (خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب ایم اے کے علاوہ عزیزم مکرم انور حسن صاحب ایم اے اور عزیزم مکرم لطیف احمد صاحب ایم اے نے دورۂ فری ٹاؤن کے سلسلہ میں خاکسار کی بہت مدد کی اور قیمتی نوٹس مہیا کئے فجزاہم اللہ احسن الجزاء) اور کہتے ہیں کہ وہ ہماری تقریبات پر بھر پور دلچسپی سے جماعت کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ فری ٹاؤن اور بو میں حضور کا ورودِ مسعود سیرالیون میں احمدیت کی تاریخ کا روشن ترین باب ہے۔ احباب کو ان مبارک ایام اور اس ساعتِ سعد کا گزشتہ سال سے ہی انتظار تھا لیکن چار سال دورہ مغربی افریقہ کے التوا کی خبر سن کر یہ انتظار اور بھی شدید ہو گیا تھا۔ اس خبر کو سن کر ارضِ بو میں بسنے والے مخلصین کے دلوں پر جو گزری اور ان کے چشم و لب نے اس کا جس رنگ میں اظہار کیا اس کا اندازہ دوستوں کے بیانات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ لطف الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ پا سعیدو بنگولا Pa Saeedu Bingola اور الحاج علی روجرز Rogers جن کی زندگی کی شام ہوا چاہتی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر التجا کیا کرتے کہ خدایا اتنی عمر دے کہ خلیفۂ وقت کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ اور کہتے کہ اے مولیٰ کریم اس مبارک گھڑی سے پہلے سانس کی ڈوری ٹوٹ نہ جائے۔ سیرالیون میں حضور کے ورود کے ساتھ ہی محبت و عقیدت اور اشتیاق کی نئی لہر جماعت کے قلوب میں دوڑ گئی۔ احباب اخبارات پڑھتے پڑھتے اور ریڈیو سے کان لگائے بیٹھے رہتے۔ بو میں مشتاقانِ دید کی آمد کا سلسلہ [illegible] پہلے ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ [illegible] شمالی صوبے سے جماعتیں [illegible] کے استقبال کے لئے آنی شروع ہوئیں [illegible] دن قبل موٹروں اور بسوں سے احباب بکثرت آنے لگے۔ اور مرکزِ احمدیت سے سات ہزار میل دور فتحِ مبین کا نظارہ نظر آنے لگا۔ مخلصین نے چہروں پر مسرت اور اشتیاق کی جھلک [illegible] سے تعلق [illegible] بعض دوست سرحد پار لائبیریا اور گنی کے ملکوں

سے بھی تشریف لائے۔ شاید دوست تعجب کریں کہ ان کی رہائش و خوراک کا انتظام کیسے ہوا۔ مکرم انور حسین صاحب بتاتے ہیں کہ انتظام جلسہ سالانہ مرکزیہ کی طرز پر ہوا۔ ان علاقوں میں خوراک بہت سادہ ہے۔ اور اس کا انتظام بھی آسان ہے۔ رہائش کا مسئلہ یوں حل ہوا کہ رات کو سکول کے ہال اور دیگر کمروں میں جلسہ سالانہ کی طرح سب زمین پر ہی لیٹتے ہیں۔ یہاں رات کو لوگ کمروں کے اندر سونے کے عادی ہیں۔ صفائی کا بھی بہت خیال رکھتے ہیں۔ جدھر جائیں لوگ کپڑے دھوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دھوبی یہاں نہیں ہوتے لانڈریاں ہیں جو بہت مہنگی ہوتی ہیں۔ سبھی گھروں میں اپنے اپنے کپڑے روزانہ دھوتے ہیں۔ صاف ستھرا لباس پہننے کے یہ لوگ عادی ہیں۔ نہاتے بھی بہت ہیں۔ سوائے گیمبیا کے جہاں کی آب و ہوا میں نمی اور حبس نہیں تھا سارے مغربی افریقہ میں بار بار پسینہ آنے کی وجہ سے صبح شام کپڑے بدلنے پڑتے ہیں اور تقریباً ہر امیر غریب ایسا ہی کرتا ہے۔ نہ صرف بو میں بلکہ دوسرے مقامات پر بھی مہمان زمین کو گندگی سے آلودہ نہیں کرتے۔ اور حوائج ضروریہ کے لئے آبادی سے باہر دور نکل جاتے ہیں۔ باجے بو سکول کے لڑکے اور اساتذہ اپنا باورچی ساتھ لائے ہوئے تھے ان کے اس سادہ کھانے میں ان کے اساتذہ بھی شامل ہوتے تھے جس سے دل پر بہت گہرا اثر ہوا

جس وقت حضور پر نور کی کار TiKono پہنچی جو بو سے سات میل باہر ایک چوک ہے تو وہاں تقریباً ڈیڑھ سو احباب کو بر لب سڑک منتظر دید پایا جنہوں نے بلند آواز سے اھلاً و سھلاً و مرحباً یا امیر المومنین کا خلوص اور فدائیت سے لبریز ہدیہ اپنے آقا کے حضور پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے سب احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ حضور کا رُخِ انور فرطِ مسرت سے تمتما رہا تھا۔ یہ سرِ راہ ملاقات دلوں میں عجیب ہلچل مچا گئی۔ بو کا یہ پہلا قافلہ تھا جسے حضور کے استقبال کی سعادت نصیب ہوئی اور یوں محسوس ہوا جیسے مدت سے بچھڑے ہوئے بچے اچانک مادرِ مہربان کی گود میں پہنچ گئے ہوں۔ بہاروں کا یہ قافلہ جس کے قافلہ سالار حضور امامِ وقت تھے جس وقت [illegible] کی [illegible] کی طرف مڑا تو [illegible] زندہ [illegible] تک عقیدت مندوں کی [illegible] دونوں [illegible] سراپا شوق بن کر کھڑے ہوئے [illegible] اپنے آقا کے [illegible] دیدہ انتظار کی گھڑیاں گن رہے

تھے حضور کی کار کی جھلک پاتے ہی فضا محبت اور عشق کے نعروں سے معمور ہو گئی۔ احمدیہ سکولوں کے طلباء جن کی تعداد مکرم انور حسن صاحب بتاتے ہیں کہ چودہ سو سے زاید ہے، اور مختلف جماعتیں اپنے اپنے مخصوص لباس میں ملبوس اپنے نشان اٹھائے جھنڈے تھامے والہانہ نعرے لگا رہی تھیں۔ احباب و طلباء مختلف ٹکڑیوں میں خاص تنظیم و ترتیب کے ساتھ اللہ اکبر۔ السلام علیکم یا امیر المومنین اھلاً و سھلاً و مرحباً۔ اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح طلع البدر علینا۔ اسلام زندہ باد۔ ختم المرسلین زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ امیر المومنین زندہ باد خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے لگاتے۔ "زندہ باد" کے یہ نعرے افریقی لہجے میں افریقی بھائیوں اور بہنوں اور بچوں کے منہ سے بہت بھلے معلوم دیتے۔ حضور کی کار جب گورنر لاج میں (جہاں حضور نے قیام فرمایا) پہنچی تو ماحول نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ غیر از جماعت اکابر و معززین بھی بکثرت موجود تھے۔ گورنر لاج کو جھنڈیوں اور استقبالیہ نشانوں سے آراستہ کیا ہوا تھا۔ ایک سو کے قریب حجاج تھے جن میں سے متعدد بیرونی مقامات سے حضور کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ حضور ½9 بجے فری ٹاؤن سے روانہ ہو کر ½4 بجے گورنر لاج میں پہنچے تقریباً سات گھنٹے کی کوفت، تکان، شدید گرمی اور حبس کے باوجود (جو کبھی کبھی ہمارے ہاں ساون بھادوں کے دنوں میں ہوتا ہے اور جس کے متعلق مشہور ہے کہ زمینداروں کے نوجوان لڑکے مکئی اور کپاس کے کھیتوں میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں اور گھر چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔) ایسے حبس اور گرمی کے باوجود حضور نے فرمایا کہ سب حاضر احباب اور بچوں سے مصافحہ کروں گا۔ اس پر مستزاد یہ کہ حضور اچکن اور دستار میں ملبوس تھے۔ اور اس پر مزید اضافہ یہ ہوا کہ مشتاقانِ دید کا اژدہام بجائے خود گرمی اور حبس میں اضافہ کا باعث ہو رہا تھا۔ ہم خدام جو دور کھڑے شفقت اور محبت کے اس عدیم المثال مظاہرے سے روحانی لذت حاصل کر رہے تھے پسینے سے شرابور تھے۔ مکرم انور حسن صاحب پرنسپل احمدیہ سکول کی اچکن کی حالت قابلِ دید تھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے پانی میں بھگو کر بچوڑے بغیر پہن لی ہو۔ لیکن حضور عجیب اطمینان اور خندہ پیشانی اور مسرت سے ایک ایک غلام کو شرفِ مصافحہ بخش رہے تھے۔

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون، پیرامائونٹ چیف مکرم این کے گمانگا اور الحاج بونگے (پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون علی الترتیب) بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سلمہٗ بھی موجود تھے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا الگ مستورات کو مصافحے کے شرف سے نواز رہی تھیں۔ بعض دوستوں نے چاہا کہ حضور کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور کھڑے ہو کر مصافحہ کرنے کی بجائے اگر مناسب خیال فرمائیں تو کرسی پر تشریف فرمائیں اور بیٹھے بیٹھے مصافحہ فرمائیں۔ لیکن کرسی پڑی کی پڑی رہی اس عرصے میں حضور نے صرف ایک گلاس پانی نوش فرمایا۔ حضور نے ضعیفوں کی مزاج پرسی فرمائی۔ احباب سے حالات پوچھتے رہے بچوں کو پیار کیا۔ تقریباً دو گھنٹے مصافحہ جاری رہا حضور کی اس محبت اور شفقت سے تمام دوست بے حد متاثر ہوئے۔ اور بار بار حضور کی اس خصوصیت کا ذکر کرتے رہے۔ بعض نے بتایا کہ ہمیں تو خیال تھا کہ حضور کے کپڑے سے اگر ہمارا ہاتھ چھو جائے تو ہماری خوش قسمتی ہو گی۔ یہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس تکان اور کوفت کے باوجود حضور ہر ایک سے مصافحہ فرما سکیں گے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سارے مغربی افریقہ میں حضور کی شفقت کا نظارہ بار بار دیکھنے میں آیا جس ادب اور احترام اور عاشقانہ بیتابی سے اور جس انداز سے یہ لوگ حضور سے مصافحہ کے وقت ملتے ہیں وہ نظارہ بھی قابلِ دید ہوتا ہے۔ بعض چاہتے ہیں کہ اپنے نعلین اتار دیں۔ اور ننگے پاؤں شرفِ مصافحہ حاصل کریں۔ مصافحہ سے پہلے ادب سے جھکتے ہیں بعض دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے ہیں بعض ایک ہاتھ سے اپنی کلائی پکڑ لیتے ہیں اور ادب سے داہنے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ مصافحہ کے بعد ہاتھوں کو اپنے چہرے پر بدن پر اور بچوں کے چہروں پر حصولِ برکت کی خاطر ملتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر عرض ہوا حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے خواتین علیحدہ 'لاج' کے دوسری جانب حاضر تھیں۔ خواتین نے بھی حضرت سیدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کا پرجوش استقبال کیا اور آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ آپ نے تمام خواتین کو مصافحے سے نوازا۔ اندازہ ہے کہ تین سے چار ہزار تک احباب اور تین صد کے قریب خواتین موجود تھیں۔ مکرم لطف الرحمن صاحب بتاتے ہیں اور دیگر احباب اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ غیر از جماعت شہریوں نے بار بار حضور کے پروگرام کی تفصیل اصرار کے ساتھ اور اشتیاق سے دریافت کی۔ شام کو حضور رات گئے تک خدام کے حلقے میں تشریف فرما رہے جنہیں باری باری حضور کا بدن دبانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور حضور کے ملفوظات سننے کا موقع ملا۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا بار بار ذکر فرمایا جس کے نظارے احمدیت کے جانثاروں کی کثرت ان کی محبت اور والہانہ عقیدت کی شکل میں بار بار دیکھنے میں آئے حضور نے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون سے مشورہ فرمایا اور جہاں جہاں بڑی بڑی جماعتیں اور سکول اور کالج قائم ہیں ان کی نقشے پر نشاندہی کروائی نیز کوائف دریافت فرمائے۔ تا نئے سکول اور میڈیکل سنٹرز کھولنے کے لئے موزوں جگہ کا انتخاب کیا جا سکے۔

ان لوگوں کو جو واقفِ حال نہیں اور اس محبت اور شفقت اور تعلق سے لاعلم ہیں جو خلیفۂ وقت کو اپنے غلاموں سے ہوتا ہے شاید یہ بات عجیب معلوم ہو کہ حضور کو مختلف جماعتوں کے نام، ان کا محلِ وقوع، ان تک پہنچنے کے مختلف راستے پہلے ہی معلوم تھے اور مکرم مولوی صاحب کو حضور خود ہی کوائف بھی بتاتے جاتے تھے۔ حضور ساتھ ساتھ ہم خدام کی اپنے لطیف مزاح سے دلداری بھی فرماتے جاتے تھے۔ خاکسار سے فرمایا اگر اپنی بندوق ساتھ لاتے تو یہاں تیتری کا شکار کرتے۔ مسکرا کر فرمایا کہ ان کی بندوق نے ایک دفعہ اپنا ریکارڈ قائم کر دیا جب اٹھارہ مرغابیاں ایک وقت میں نہ جانے کس طرح اس بندوق سے گرائی گئیں۔ اس کے بعد سے اس بندوق کو ریسٹ دی جا رہی ہے

پھر فرمایا کہ ہم نوعمر ہوتے تھے ایک دفعہ ہم نے دیکھا کہ جنگل میں تیتریوں کا ایک غول چر رہا ہے۔ انہیں جنگلی سمجھ کر ان پر فائر کرنے ہی والے تھے کہ اچانک ان کا مالک نمودار ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ سب پالتو تھیں۔

مغربی افریقہ کے لوگوں کی بہت تعریف فرمائی۔ فرمایا بہت سادہ ہیں۔ تصنع سے کوسوں دور ہیں۔ صاف ستھرے رہنے کے عادی ہیں۔ اچھا لباس پہننے کے شوقین ہیں اور اسے صاف رکھنے کا شوق بھی ہے۔ مکرم انور حسن صاحب پرنسپل احمدیہ سکول نے عرض کی کہ بعض باتیں ان کی بہت عجیب اور متاثر کرنے والی ہیں۔ اگر دو آدمی آپس میں لڑ پڑیں اور ایک کہے کہ چلو پولیس سٹیشن پر تو دوسرا لجاجت سے اس سے معافی مانگے گا اور کہے گا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ لیکن اگر وہ اسے معاف نہ کرے اور پولیس سٹیشن کی طرف چلنا شروع کر دے تو دوسرا ساتھ ساتھ معافی بھی مانگتا جائے گا۔ اور دست بستہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا بھی جائے گا۔ صاف گو اتنے ہیں کہ اگر ان سے کہا جائے کہ

اگر مجھ میں کوئی خامی نظر آئے تو بتائیں تو بلا جھجک فوراً بتا دیں گے۔

فرمایا ہر جگہ جماعتوں کے اخلاص اور محبت کے اظہار کے الگ الگ رنگ نظر آئے۔ اور سبھی اپنی اپنی جگہ دل کو خوش کرنے والے تھے۔ اس بات کا غم ہے کہ نائیجیریا کے مخلصین سے ملنے کے لئے وقت کم ملا۔ یہ حسرت رہی کہ فرداً فرداً ہر ایک سے ملوں

۷۰-۵-۱۰

پونے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز فجر احمدیہ سکول ہال میں ادا فرمائی۔ نماز پر ۵۰۰ دوست حاضر تھے۔ ہال کے باہر بھی صفیں تھیں۔ مستورات اور بچے بھی تھے جو امام وقت کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے شوق سے حضور کی تشریف آوری سے بہت پہلے صف بستہ بیٹھے ہوئے تھے۔ مکرم انور حسن صاحب نے بتایا کہ ایک شب پہلے نماز تہجد میں دو سو آدمی تھے اور اس رات تو یقیناً اس سے زیادہ ہوں گے۔ بعض احباب نے ہال کے باہر حضور کی صف سے ذرا آگے صفیں بنائی ہوئی تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ امام سے صف آگے نہیں ہونی چاہئے۔ چنانچہ حسب ارشاد صفوں کی درستی کی گئی۔

نماز کے بعد حضور ہال کے باہر تشریف لائے اور سکول کے احاطے میں بانسوں اور پام کے پتوں سے جو وسیع شیڈ [illegible] حضور کی تقریر کی تقریب کے سلسلے میں بنایا گیا تھا اس کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مکرم انور حسن صاحب نے عرض کی اس پر تقریباً ستر پونڈ خرچ آیا ہے۔

آج فجر کی اذان کے وقت بھی دلوں میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوئی جب مؤذن نے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ میں اشھد کی بجائے اسھد کہا تو چودہ سو سال پہلے کی بلالی اذان کی صدائے دلپذیر کی یاد سے فردوس گوش کے دروازے کھل گئے۔ حضور ڈرائیور کے انتظار میں ہال کے باہر کھڑے تھے منتظمین گھبراہٹ میں اسے ادھر ادھر تلاش کر رہے تھے۔ ڈرائیور آیا تو حضور نے نہایت پیار اور محبت سے فرمایا انہیں کچھ نہ کہو۔

سنگ بنیاد مسجد بو

بو میں احمدیہ مشن ہاؤس سے ملحق مسجد احمدیہ پہلے سے موجود ہے۔ جسے مخالفت اور مشکلات کے باوجود وقار عمل سے تعمیر کیا گیا تو عرصہ دراز تک جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کا ہیڈ کوارٹر رہا ہے۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مرکزی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا حضور ۹½ بجے صبح (پاکستان ٹائم ۲½ بجے شب) سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل ڈرائیور کو بلا کر حضور نے انعام دیا۔ مشن ہاؤس کے سامنے سڑک پر احمدی سکولوں کے طلباء دور تک پاکستانی ٹوپیاں پہنے دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔

حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی تھے۔ جس وقت مشتاقان دید کو حضور کی کار نظر آئی تو ہجوم میں زندگی اور حرارت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور فضا اللہ اکبر۔ ختم المرسلین۔ اسلام۔ احمدیت۔ الفیتہ۔ اور حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے عارفانہ نعروں سے بھر گئی۔

اس تقریب میں مسلم زعماء مختلف اسلامی ایسوسی ایشنوں کے عہدہ دار۔ ممبران پارلیمنٹ حجاج۔ اعلیٰ سول حکام۔ تعلیمی اداروں کے پرنسپل۔ معززین شہر۔ غیر از جماعت مسلمان بھائی سبھی موجود تھے۔ حضور کے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد محترم الفا ادریس صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس تقریب میں سنگ بنیاد نصب کرنے سے قبل حضور نے انگریزی زبان میں جو تقریر دلپذیر فرمائی اس کا ملخص درج کرتا ہوں:-

حضور نے فرمایا۔ یہ لمبی تقریر کرنے کا موقع نہیں۔ میں مساجد سے متعلق اسلامی فلسفہ اور تعلیم پر چند الفاظ کہوں گا۔ فرمایا قرآن کریم میں دو قسم کی مساجد کا ذکر ہے۔ ایک مسجد، مسجد ضرار کی قائمقام ہوتی ہے جو اسلامی مفاد کو نقصان پہنچانے، مومنین کی صفوں میں نفاق اور افتراق و انتشار پیدا کرنے اور کفار اور اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے مقاصد کو نقصان پہنچانے کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔ مسجد کی دوسری قسم وہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ اللہ پر استوار کی جاتی ہے۔

حضور نے ان المساجد للّٰہ کی پُر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کا مالک اللہ تعالےٰ ہے کوئی انسان مسجد کی ملکیت کا حق نہیں رکھتا خواہ اس نے مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ کیوں نہ برداشت کیا ہو۔ مسجد کی یہی وہ قسم ہے جس کا حق ہے کہ اس میں عبادت کی جائے۔ اس کی بنیاد تقویٰ اللہ پر رکھی جاتی ہے دیواریں نیکی سے چنائی کی جاتی ہیں اور چھت اس کی نصرت الٰہی سے بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن عظیم نے فرمایا:-

المسجد اُسّس علی التقویٰ
من اوّل یوم

یہی وہ حقیقی مسجد ہے جس کے دروازے ہر وقت اس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہے۔ اس میں کسی مذہب و ملت کی قید نہیں۔ اس سلسلے میں حضور نے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں کو صبر آزما مظالم برداشت کرنے کے بعد کس طرح اور کن حالات میں ظلم کے انسداد کے لئے تلوار بے نیام کرنے کی اجازت دی گئی۔ دراصل حقیقی مذہبی آزادی قائم کرنے کے لئے یہ قدم اٹھایا گیا تھا۔ اگر مساجد کا تحفظ قائم نہ کیا جاتا تو دنیا کی تمام عبادتگاہیں معرض خطر میں پڑ جاتیں کیونکہ مسجد تمام عبادتگاہوں کی نمائندگی اور حفاظت کرتی ہے۔ اور ان کی تحریم و تکریم کی علامت ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا اب میں بنیاد رکھوں گا آپ بھی خاموشی سے اس دعا میں شمولیت کریں خدا کرے کہ اس مسجد کی بنیاد نیکی پر قائم ہو اور اس میں عبادت کرنے والے اپنے خالق و مالک کے محب اور محبوب بندے بنیں۔ آمین

اس دعائیہ خطاب کے بعد حضور نے زیر لب دعاؤں کے ساتھ مسجد کی محراب کے قریب بنیادی پتھر نصب فرمایا۔ دوسری اینٹ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ نے نصب کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون، پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین گمانگا، پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون آنریبل مصطفےٰ السنوسی ممبر پارلیمنٹ سابق نائب وزیراعظم۔ الحاج علی روجرز۔ پا سیدو بنگورا۔ محمد کمانڈا بونگے نے اسی ترتیب سے باری باری اینٹیں نصب کیں۔ بعد ازاں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے ایک اینٹ نصب فرمائی۔ آخر میں معمر اور قدیم احمدی خاتون مامی صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ سیرالیون کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک اینٹ رکھی۔ حضور نے لمبی پُر سوز دعا فرمائی جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے سوز و گداز کا عجیب منظر تھا۔

آج قوم بلال رضؓ نے جس رقت اور درد سے دعائیں کیں وہ خدائے واحد و توانا کی بارگاہ میں ضرور قبول ہوئی ہوں گی انشاء اللہ تعالےٰ۔ یہ دعائیں کسی ذاتی مقصد کے حصول کے لئے نہیں بلکہ اللہ ہی کے دین کی سرفرازی کے لئے کی گئی تھیں اس تقریب پر مشن کے آرگن "افریقن کریسنٹ" کے خاص نمبر کی کاپیاں بھی تقسیم کی گئیں جو حضور کے دورہ کے سلسلے میں بکثرت چھاپا گیا تھا۔

اس تقریب کے بعد مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ حضور نے نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس بھی ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر سے مشینوں کی کارکردگی کے بارے میں سوالات دریافت فرمائے۔ پریس کے ایک دیرینہ خادم مکرم یوسف صاحب کو جیب خاص سے انعام مرحمت فرمایا۔ حضور کی کرم گستری پر وہ ممنونیت کی مجسم تصویر بن گیا۔

جس وقت پریس کے معائنے کے بعد حضور واپس تشریف لے جانے لگے تو سارا ماحول ایک دفعہ پھر عارفانہ نعروں سے گونج اٹھا۔ اس موقع پر "اسلام اِن سیرالیون" "اسلام اِن افریقہ" زندہ باد کے نعرے بھی لگائے گئے۔ حضور نے بے ساختہ فرمایا

Islam everywhere

زندہ باد کا نعرہ بھی لگاؤ۔ چنانچہ اس پُر شوکت نعرے سے بھی فضا مرتعش ہوتی رہی۔ واپسی پر حضور نے قیام گاہ میں جماعتوں سے ملاقات فرمائی۔ پاکستانی خدام کو بھی اس شرف سے نوازا۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی ملاقات کے لئے خواتین اور ناصرات گورنر لاج میں مقررہ وقت سے کافی پہلے پہنچ گئی تھیں۔ بو اور [illegible] کی لجنہ کی افریقن بہنوں نے [illegible] سلمہا کے ورودِ مسعود پر قلبی خوشی کا [illegible] بار بار اظہار کیا۔

اس موقع پر یادگار کے طور پر حضرت بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں مخصوص افریقی لباس اور تحائف بھی پیش کئے گئے۔ افریقی لباس حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کو پہنایا بھی گیا۔ اور حضرت سیدہ سلمہا کو اصل لباس میں ملبوس پا کر افریقن بہنوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے تحائف قبول کرتے وقت شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام بہنوں کو تلقین فرمائی کہ تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ حضور نے بھی از راہ کرم زیارت کا موقع عطا فرمایا اور ایک مختصر لیکن پر اثر خطاب سے نوازا اور تمام حاضرات کو تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونے کے لئے تاکید فرمائی اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کو اسلام اور احمدیت کے نور سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

نماز ظہر و عصر

حضور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھانے کے لئے سکول کمپاؤنڈ میں تشریف لے گئے۔ حضور کے ارشاد پر پہلے اعلان کیا گیا کہ حضور سفر میں ہونے کے باعث نمازیں قصر کر کے پڑھیں گے اور جمع کریں گے۔ تمام مقیم احباب اور بہنیں حضور کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی اپنی نمازیں پوری کریں۔ سینکڑوں دوستوں کو ایک بار پھر خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ الحمد للہ۔

ٹاؤن ہال میں استقبالیہ تقریب

جماعت کی طرف سے ساڑھے پانچ بجے شام اپنے محبوب امام کی تشریف آوری کی خوشی میں وسیع پیمانے پر ٹاؤن ہال میں دعوتِ استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں اڑھائی صد اصحاب نے شرکت کی۔ جن میں پیراماؤنٹ چیف بانڈاجے ماذ۔ پیراماؤنٹ چیف وی وی کاہ لول۔ پیراماؤنٹ چیف گمانگا۔ آنریبل مصطفےٰ۔ آر جی کوڈا۔ ممبرانِ پارلیمنٹ، سول حکام۔ کالجوں اور سکولوں کے پرنسپل مذہبی ایسوسی ایشنوں کے عہدیدار۔ ائمہ۔ تاجروں اور معززینِ شہر نے شرکت کی حضور کی آمد پر ہال نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے نعروں سے گونج اٹھا۔ جو اس ہال کے در و دیوار کے لئے ایک نیا تجربہ تھا۔ اس قسم کی تقاریب پر یہاں کے دستور کے مطابق مہمان خصوصی اور معززین خاص کے لئے خورد و نوش کا اہتمام سٹیج پر کیا جاتا ہے چنانچہ حضور کے لئے بھی ایسا ہی انتظام کیا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ہم سٹیج پر نہیں جائیں گے۔ چنانچہ حضور مدعوین کے اژدہام میں ہر ایک سے ملتے اور گفتگو فرماتے رہے اور یہ تقریب تبلیغ کا نادر موقع بن گئی۔ حضور ڈیڑھ گھنٹہ تک تبسم کناں سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ سوالات کا دائرہ وسیع تھا۔ غایتِ تخلیق۔ فلسفۂ عبادت۔ قبولیتِ دعا۔ مقبولانِ بارگاہ الٰہی کی علامات پردہ۔ منصب خلافت۔ قبولیت دعا۔ مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی علامات۔ پردہ۔ منصب خلافت وغیرہ امور پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ حضور کی مسحور کن مقناطیسی شخصیت اور شیرینیٔ کلام کا جذب و اثر سامعین کے چہروں پر عیاں تھا۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور کا جانشین ہونے کی حیثیت سے حضور نے جو انعامی چیلنج دئے ہیں ان کے انعامات کی ادائیگی کا ذمہ دار میں ہوں۔ لیکن کوئی مردِ میدان ان انعامی دعوتوں کو قبول کرنے کی جرأت نہیں پاتا۔ تبلیغ و ارشاد کی اس پُر لطف محفل کے اختتام پر حضور واپس گورنر ہاؤس میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب و عشاء

حضور نماز مغرب و عشاء کے لئے سکول کمپاؤنڈ میں تشریف لے گئے۔ اور ایک مرتبہ پھر دوستوں کو اس روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حضور کی آمد سے قبل نہ صرف یہاں بلکہ سارے دورے کے دوران یہ بات بار بار دیکھنے میں آئی کہ نماز سے بہت پہلے احباب نماز کے لئے جمع ہو جایا کرتے اور پوری کوشش کرتے کہ امام وقت کا قرب زیادہ سے زیادہ میسر آئے۔ ایک واقعہ برادرم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے بیان فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ لیگوس (نائیجیریا) میں نماز جمعہ کے بعد جب خلقت کے اژدہام کے باعث خدام الاحمدیہ لیگوس نے حضور کی واپسی کے لئے راستہ بنایا ہوا تھا تو ایک دوست کو دیکھا جو خدام کی منتیں کر رہا تھا کہ خدا کے لئے مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کے مبارک بدن کو صرف ایک مرتبہ ہاتھ سے چھو لینے دو۔ لیکن خدام ان کو گزرنے نہیں دیتے تھے کہ کہیں راستہ نہ رُک جائے۔ اس پر مکرم چوہدری صاحب نے ان کو خود آگے لے جا کر اس عاشقِ زار کی حسرت پوری کر دی۔ ضمناً یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ احباب دور دور سے اپنے آقا کے دیدار کے اشتیاق میں کئی کئی دن پہلے سے آ گئے تھے۔ نائیجیریا میں کئی لوگ ڈیڑھ ڈیڑھ سو۔ پانچ پانچ سو میل بلکہ اس سے بھی زیادہ فاصلوں سے آئے۔ یہی حال اپنی اپنی وسعت کے مطابق باقی ملکوں کے احباب کا تھا۔ سب یہی کوشش کرتے کہ امام وقت کا جسمانی قرب زیادہ سے زیادہ میسر آئے

رات کو حضور دیر تک احباب کے درمیان جلوہ افروز رہے۔ حضور نے سفر کے ایمان افروز واقعات سنائے اور تمام حاضر احباب کو افریقہ میں اشاعتِ اسلام اور تبلیغ کے سلسلے میں ان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ اور دیگر افرادِ قافلہ بھی خیریت سے ہیں

حضور اپنی محبوب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ احباب دردِ دل سے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ خیریت سے واپس لائے اور اس سفر کو قبول فرما کر اس کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ اور تمام جماعت کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔

— آمین —

صرف چند جماعتیں

ایسی رہ گئی ہیں جن کی طرف سے فارم اصل آمد مکمل ہو کر واپس نہیں آئے۔ ان سے درخواست ہے کہ فارم مکمل کر کے جلد واپس ارسال فرمائیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تقریب شادی خانہ آبادی

قادیان ۱۶ر احسان (جون) - کل مورخہ ۱۵ر جون کو بوقت پانچ بجے شام مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ موصوف کے نکاح کا اعلان عزیزہ مریم سلطانہ بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کے ساتھ گزشتہ ماہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے فرمایا تھا۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی اور بعد ازاں موصوف کی معیت میں بارات مکرم مولوی محمد یوسف صاحب کے مکان پر پہنچی جہاں پونے سات بجے شام تقریبِ رخصتانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

آج مورخہ ۱۶ر احسان کو بعد نماز مغرب مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر کے والد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی نے تقریباً ایک صد افراد کو دعوتِ ولیمہ میں مدعو کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۵ کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے میری لڑکی عزیزہ حمیدہ بیگم کا نکاح عزیزم مرزا برہان احمد صاحب کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

خاکسار محمد صادق عارف درویش قادیان

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم ماسٹر عبد الغنی صاحب ہیڈ ماسٹر جماعتِ احمدیہ جمبہ کے ایک مخلص و فدائی احمدی ہیں۔ اپنے خاندان میں سب سے پہلے آپ کو اس آسمانی نور کی چادر کو اوڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کے والدین بھائیوں اور دیگر افرادِ خاندان نے آپ کو سخت پریشان کیا اور لگاتار پریشان کر رہے ہیں جس کی وجہ سے موصوف کو ایک عرصہ سے ازحد پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جنہیں وہ انتہائی مومنانہ جرأت سے برداشت کر رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی پریشانیوں کو دور کرے اور انہیں استقامت بخشے۔ اور مخالفینِ احمدیت کے دلوں کو بھی قبولِ حق کے لئے آمادہ فرمائے۔ آمین۔

خاکسار بشارت احمد مبلغ جماعت احمدیہ جمبہ

۲۔ پسرم جمیل احمد خاں چاند نے امسال دسویں کا امتحان دیا ہوا ہے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اخوند اقبال محمد خاں ڈیرہ غازیخان

۳۔ خاکسار کی بھانجی محترمہ راشدہ خاتون صاحبہ اہلیہ اخویم مکرم سید محمد سرور احمد صاحب کو مورخہ ۴ر جون کو تشویشناک حالت میں داخل ہسپتال کیا گیا۔ اسی روز ڈاکٹروں نے Super Major اپریشن کیا۔ جو الحمد للہ کامیاب رہا۔ موصوفہ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے بزرگان و احباب سے خصوصی دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار سید عبد المصور کارکن نظارت امور عامہ قادیان

۴۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ فرحت جہاں کچھ دنوں سے بعارضہ بخار فرلش ہے کمزوری بحد ہو گئی ہے کامل صحتیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار سعید احمد خاں صدیقی قادیان

۵۔ میرے محترم چچا خسر حکیم محمد عبد الصمد صاحب طویل عرصہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمانے کی درخواست ہے

خاکسار راشدہ حمید۔ حیدر آباد دکن

۶۔ برادرم عزیزم ڈاکٹر محمد طاہر صاحب ایم ڈی امریکہ جو بہترین سرجن ہیں پریکٹس کے لئے حصولِ سرٹیفیکیٹ کی کوشش کر رہے ہیں حصولِ سرٹیفیکیٹ اور پریکٹس میں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

میں خود کچھ عرصہ سے ازدواجی پریشانیوں سے دوچار ہوں۔ ان پریشانیوں کے ازالہ کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے نیز احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے لئے ایسے مواقع پیدا فرمائے کہ میں سلسلہ عالیہ کی خدمت بجا لا سکوں۔

خاکسار ڈاکٹر محمد حسین ساجد یورٹ لینڈ امریکہ

قسط نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

دورۂ غانا (مغربی افریقہ) کی مختصر رپورٹ

مرتبہ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ گھانا (مغربی افریقہ)

ملاقات جماعتہائے اکرا و ٹیما

مورخہ ۲۵/۴/۷۰ بروز ہفتہ حضرت اقدس مغرب وعشا کی نمازوں کے لئے احمدیہ مشن ہاؤس اکرا تشریف لے گئے اور مجوزہ مسجد کی جگہ پر مغرب وعشا کی نمازیں پڑھائیں جن میں اکرا ٹیما کے ممبران کثیر تعداد میں شریک ہوئے

نماز کے بعد حضرت اقدس نے اکرہ اور ٹیما کی جماعتوں کو ملاقات کا شرف بخشا اور تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ مصافحہ کیا۔ اپنے بچوں کو بلایا اور حضور انور کے ساتھ تصاویر کھنچوائیں۔ اس موقع پر رجینل کیبنٹ اکرا الیسٹرن ریجنز نے بھی حضرت اقدس ایدہ اللہ کے ساتھ گروپ فوٹو لیا۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ اکرا نے بھی گروپ فوٹو کھچوایا۔

پبلسٹی دورہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری سے قبل غانا میں ریڈیو ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعہ جو پبلسٹی کی گئی اس کا پہلی قسط میں آچکا ہے۔ حضور کی تشریف آوری کے بعد ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات میں مختلف تقاریب کا ذکر تھا اس کا مختصر خاکہ درج ذیل ہے:-

ٹیلیویژن۔ حضور انور کی ایرپورٹ پر آمد دو مرتبہ ٹیلیویژن پر دکھائی گئی اور تفصیلی خبر دی گئی اسی طرح ہیڈ آف دی سٹیٹ سے ملاقات کا نظارہ ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔

ریڈیو:- حضرت اقدس کی ایرپورٹ پر تشریف آوری۔ ہیڈ آف دی سٹیٹ سے ملاقات۔ بنیاد مسجد اکرا۔ پریس کانفرنس تقریر کماسی یونیورسٹی وغیرہ تقاریب کی خبروں کے علاوہ حضرت اقدس کے انٹرویو جو ریڈیو غانا کے نمائندگان نے ریڈیو غانا سے نشر کئے

اخبارات:- مندرجہ ذیل اخبارات نے خبریں اور تصاویر شائع کیں

1- Arrival Accra Airport with pictures (The Ghanian Times 20 4/70 Front Page

2- Arrival Accra air port with pictures (Daily Graphic 20 4/70 Page three)

3- Meeting with the head of the state (Daily Graphic 22 4/70 P.4)

4- Inauguration of Kumasi mission house (The Pioneer 22 4/70 Front page)

5- Inauguration of Kumasi mission house (Daily Graphic 22 4/70 P.13)

6- Speech Ahmadiya Secondry School Kumasi (The Pioneer 22 4/70 F.P.)

7- Meeting with paramount of Danyansi state (The Pioneer 22 4/70 Back page)

8- Speech at Kumasi university of science (The Ghanian Times 23 4/70 P.3.)

9- Speech at Kumasi university of science (Daily Graphic 23 4/17 P. 17)

10- Fixing of memorial plaque at Techiman Mosque (The Pioneer 27 4/70 F.P.)

11- Friday sermon at Saltpond and laying of foundation stone at Gomoa Mangoasi (The Pioneer 27 4/70 F.P.)

12- Press Conference (The Ghanian Times 27 4/70)

13- Press Conference & departure to Abidjan (Daily Graphic 28 4/70

روانگی برائے ابی جان۔ آئیوری کوسٹ

مورخہ ۲۷/۴/۷۰ بروز پیر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکرا ہوائی اڈہ سے دس بجے ابی جان کے لئے روانہ ہونا تھا اور اپنے روحانی آقا کو الوداع کہنے کے لئے ملک کے تمام اطراف سے ممبران بسوں اور لاریوں اور کاروں کے ذریعہ صبح سویرے ہی اکرا ایرپورٹ پر پہنچ گئے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سینکڑوں خدام کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ایک لمبی دعا فرمائی۔

اسی طرح محترمہ حضرت بیگم صاحبہ نے بھی کثیر تعداد میں ایرپورٹ پر الوداع کرنے والی مستورات کو شرف مصافحہ بخشا۔

اس کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ V.I.P. روم میں تشریف لے گئے جہاں آنریبل شانی محاما Shani Mahama ڈپٹی منسٹر وزارت زراعت۔ فرسٹ سیکرٹری سفارت سینیگال اور بعض دیگر احباب سے حضرت اقدس گفتگو فرماتے رہے۔

Dr. Agama جو پارلیمنٹ کے مخالف پارٹی کے لیڈر ہیں وہ بھی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے V.I.P روم میں آکر ملے اور اسی طرح آنریبل B.K. Adama وزیر ریاست برائے پارلیمانی امور بھی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے V.I.P روم میں آکر ملے۔

V.I.P. روم سے نکل کر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ لوائے احمدیت والی کار میں سوار ہو کر ہوائی جہاز تک گئے جہاں پھر حضور نے مبلغین کرام۔ ممبران ایگزیکٹو کونسل اور دیگر معززین سے مصافحہ کیا اور باقی خدام کو جو بالکونی پر کھڑے تھے ہاتھ سے السلام علیکم کا اشارہ کیا اور ممبران نے اسلامی نعرے لگائے اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہو گئے

متفرقات

۱- حضرت اقدس کے دوران قیام اکرا کمسی اور مختصر قیام ٹیچیمان اور سالٹ پانڈ کے دوران مختلف افراد انفرادی طور پر اور گروپ کی صورت میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔ جن میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب اور عیسائی معززین بھی شامل ہیں جنہوں نے حضور انور کی جائے رہائش پر آکر ملاقات کی ان ملاقاتیوں میں حکومت کے وزیر، ڈپٹی وزیر۔ ممبران پارلیمنٹ اور دیگر سرکاری حکام اور ممتاز تاجر بھی شامل تھے

۲- تقاریب کے بعد عموماً رات کو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ مبلغین سلسلہ اور افراد قافلہ کو مجلس علم و عرفان منعقد فرما کر اپنے ارشادات سے نوازتے رہے

اسی قسم کی ملاقاتوں میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ مبلغین سلسلہ، افراد قافلہ اور دیگر حاضر خدام کو عطر وغیرہ تحفے عموماً عطا فرمایا کرتے تھے چنانچہ مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب کو ایک پگڑی، مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کو قمیص اور خاکسار عطاء اللہ کلیم کو اپنے سر سے پگڑی اتار کر عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ محترم الحاج حسن عطا صاحب کو الیس اللہ بکاف عبدہ والی انگوٹھی عطا فرمائی۔

۳- جماعت احمدیہ اشانٹی نے دوران قیام اکرا میں حضرت اقدس ایدہ اللہ کی روانگی سے قبل بعض تحائف حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور سیدہ بیگم صاحبہ کے لئے پیش کئے

انفرادی طور پر بھی مختلف افراد نے اپنی محبت کے پیش نظر بعض تحائف پیش کئے۔ جن کو حضرت اقدس نے ان مخلصین کی محبت کی وجہ سے قبول فرمایا

۴- مورخہ ۲۶/۴/۷۰ بروز اتوار حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ مع افراد قافلہ، مبلغین سلسلہ اور دیگر خدام اکرہ سالٹ پانڈ سڑک پر بیس پچیس میل کاروں پر گئے اور پھر ایک میل سڑک سے جنگل کی طرف قدرتی مناظر کا نظارہ کرنے کے لئے گئے۔ یہاں حضور انور اور حضور کے خدام نے کچھ ناشتہ کیا اور حضور انور نے بعض تصاویر لیں۔ اور پھر واپس اکرا چلے گئے

۵- انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ خط میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے متعلق تاثرات کو پیش کیا جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

۶- یہ امر قابل ذکر ہے کہ ...... نے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کی مختلف تقاریب کی تصاویر لینے کے لئے وزارت اطلاعات کے ایک سینئر فوٹو گرافر کی خدمات حاصل کیں جس نے مختلف مواقع کے ایک سو چھبیس فوٹو زسنہ اور حضرت اقدس

ایدہ اللہ تعالیٰ کی روانگی از غانا سے قبل البم میں تمام تصاویر لگا کر حضور انور کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ان تصاویر میں سے نیز ان تصاویر میں سے جو اخبارات کے فوٹو گرافرز نے لیں ایک سوچالیس تصاویر کے سیٹ ربوہ، قادیان اور مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کو ارسال کر دیئے گئے

شکریہ

خاکسار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے جس نے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ غانا کو خیر و عافیت سے اور کامیابی و کامرانی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس کے ساتھ ہی خاکسار مبلغین غانا مشن، ممبران ایگزیکٹو کونسل، ممبران رجنل کمیٹی غانا ریجنز، اساتذہ سیکنڈری سکول کماسی۔ وزیر ٹرانسپورٹ و رسل و رسائل وزیر ریاست برائے پارلیمانی امور۔ انسپکٹر جنرل پولیس غانا۔ مینجنگ ڈائریکٹر سول Aviation اور پریس۔ ریڈیو و دیگر سرکاری حکام و ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس دورہ کے کامیاب بنانے میں مکمل تعاون فرمایا۔

خاکسار بیگم صاحبہ الحاج مرزا لطف الرحمٰن صاحب، بیگم صاحبہ مولوی عبدالوہاب صاحب بیگم صاحبہ مکرم نذیر احمد صاحب ایم ایس سی، بیگم صاحبہ شکیل احمد صاحب منیر ایم ایس سی اور خود اہلیہ ام کا بھی ممنون ہے جنہوں نے اپنی صحت سے بڑھ کر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ۔ سیدہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و دیگر افرادِ قافلہ کی مطعومات و مشروبات سے خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دارین میں احسن جزا عطا فرمائے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

درخواستِ دعا

خاکسار کے خسر محترم سید محمود علی صاحب آف کرنول (آندھرا) کافی عرصہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ایکسرے لینے سے معلوم ہوا ہے کہ اُن کے پیٹ میں معدہ کے اندر السر (Ulcer) ہے۔ اپنے علاج کے لئے وہ اب حیدرآباد آئے ہوئے ہیں انہیں کامل صحت کے اسباب مہیا ہونے کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

تعارف

ڈاکٹر رشید الدین خان

از مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی حال مقیم ربوہ

ڈاکٹر رشید الدین خان۔ پروفیسر و صدر شعبہ سیاسیات اور ڈین فیکلٹی آف سوشل سائینس عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد (اے۔پی) کو صدر جمہوریہ ہند نے انڈین پارلیمنٹ کی راجیہ سبھا (ایوان بالا) کا ممبر نامزد کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف راجیہ سبھا کے اُن بارہ ممبران میں سے ایک ہیں جنہیں صدر جمہوریۂ ہند دستورِ ہند کے تحت امتیازی قابلیت اور نمایاں خدمات کی بناء پر ہندوستان کے علمی اور سماجی حلقوں سے نامزد کرتے ہیں۔

ڈاکٹر رشید الدین خان۔ سابق مملکت حیدرآباد کے ایک ممتاز اور معروف احمدی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ اُن کے والد مرحوم جناب مولوی غلام اکبر خان المخاطب بہ نواب اکبر یار جنگ بہادر سابق صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین خان مرحوم کے نہایت قریبی عزیز تھے خود نواب صاحب موصوف کا شمار سابق مملکت آصفیہ حیدرآباد کے نہایت مشہور، نامور اور ممتاز وکلاء میں ہوتا تھا۔ چنانچہ انہیں ۴۶ سال کی عمر میں ہی حیدرآباد ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا تھا۔ اس عمر میں یہ اعزاز کم ہی افراد کو دیا جاتا ہے۔ وہ ہوم سیکرٹری، سیکرٹری عدالت اور تعلیم حکومت حیدرآباد کے عہدوں پر بھی فائز رہے اور اپنی خدا داد قابلیت صلاحیت اور اصابتِ رائے کی بناء پر حکومتِ وقت میں خاصہ اثر و رسوخ اور عزت رکھتے تھے۔ اور حکومت کی جانب سے قائم کردہ مختلف کمیشنوں کی صدارت پر بھی مامور کئے جاتے رہے ہیں۔ قانون کے علاوہ ان کی علمی اور ادبی قابلیت و صلاحیت کی بڑی شہرت تھی۔ اور اپنے زمانے کے ممتاز مقررین میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ غرض کہ ان کی شخصیت بڑی پہلو دار اور فضل و کمال کی جامع تھی۔ اُن کی دو تصانیف "تصدیقِ احمدیت" اور "بشارت احمد" جو بعض وجوہات کی بناء پر ایک دوسرے بزرگ کے نام سے شائع ہوئی تھیں علاوہ دیگر اعلیٰ محاسن کے حضرت سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کی رائے میں بلحاظ زبان اور ادب کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہترین تصانیف میں سے ہیں۔

ڈاکٹر رشید الدین خان کے بڑے بھائی جناب غلام احمد خان صاحب بیرسٹر جو آندھرا ہائیکورٹ کے سینئر اور سپریم کورٹ آف انڈیا کے ایڈووکیٹ ہیں ان کے دوسرے تین چھوٹے بھائی سب کے سب علمی دُنیا میں اونچا مقام رکھتے ہیں۔ ایک حکومتِ ہند کے قائم کردہ نیم سرکاری علمی ادارہ دائرۃ المعارف کے رکن ہیں۔ دوسرے عثمانیہ یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔ اور تیسرے ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

ڈاکٹر رشید الدین خان نے علمی دُنیا میں جو نمایاں مقام حاصل کیا ہے اس میں علاوہ دل و دماغ کے اعلیٰ اوصاف کے جو انہیں ورثہ میں ملے ہیں ان کی پُر اثر اور دلکش شخصیت اور ذاتی اکتساب کا بھی کافی دخل ہے۔ ان کی عمر اس وقت صرف ۴۵ سال ہے اور اس عمر میں وہ ہندوستان کے مختلف علمی اور تحقیقاتی اداروں، انجمنوں اور یونیورسٹیوں سے مختلف حیثیتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور بیس سے زاید کل ہند سطح کے علمی اداروں اور تنظیموں کے اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ ان میں انڈین کونسل آف سوشل سائنس ریسرچ۔ وزارات تعلیم حکومت ہند۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اکاڈمی آف سوشل سائنس۔ ترقی اُردو بورڈ وزارتِ تعلیم حکومتِ ہند۔ انڈین کمیٹی فار کوآپریشن وِدھ یونسکو۔ انڈیا انٹرنیشنل سنٹر آل انڈیا پولٹیکل سائنس ایسوسی ایشن۔ انسٹی ٹیوٹ آف ایشین اسٹڈیز۔ امریکن پولٹیکل سائنس ایسوسی ایشن (واشنگٹن) وغیرہ جیسے اہم اور علمی و تحقیقاتی ادارے شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر صاحب موصوف ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں سے بھی مختلف حیثیتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن میں عثمانیہ یونیورسٹی کے علاوہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ ہندو بنارس یونیورسٹی۔ مدراس۔ مہاراشٹر۔ دہلی۔ میسور۔ اور کیرالہ یونیورسٹیاں بھی شامل ہیں۔ وہ بین الاقوامی شہرت کے رسالہ "اسلامک کلچر" (حیدرآباد)۔ حیدرآباد اکنامک اینڈ پولٹیکل ویکلی (بمبئی) اور "راجہ ودیا" کی مجالسِ ادارت کے بھی ممبر ہیں۔

ایک اہم اعزاز جو ڈاکٹر رشید الدین خان کو حال میں حاصل ہوا ہے وہ اُن کا اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے چوبیسویں (۲۴) اجلاس کے لئے حکومتِ ہند کے وفد میں اسپیشل اڈوائزر کم ممبر کی حیثیت میں انتخاب تھا۔

اس اعزاز کے فوری بعد راجیہ سبھا کے لئے ان کا انتخاب اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ موصوف نے اپنے وسیع مطالعہ، تبحر علمی سماجی خدمات اور غیر معمولی قابلیت کی بناء پر نسبتاً کم عمری میں ایک قابلِ رشک مقام حاصل کر لیا ہے۔ اور اُن کے لئے مستقبل میں مزید خدمت و ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

ڈاکٹر رشید الدین خان نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں بالخصوص اپنے ماموں مولوی سید بشارت احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تحریک پر اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کی تھی۔ اُن کی مرحومہ بیوی (راجیہ بیگم صاحبہ) حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں جن کی سالہا سال کی طویل علالت کے زمانے میں بہترین علاج معالجہ اور تیمارداری کا مثالی نمونہ پیش کر کے ڈاکٹر صاحب نے اپنی ذاتی اور خاندانی شرافت کا قابلِ تقلید ثبوت دیا تھا۔

دعا ہے کہ ڈاکٹر رشید الدین خان کے لئے یہ اعزاز اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں مبارک کرے۔ ہماری نیک تمنائیں اُن کے اور اُن کے اہلِ خاندان کے ساتھ ہیں۔

معذرت!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر مغربی افریقہ کے ایمان افروز و روح پرور حالاتِ سفر کچھ عرصہ سے اخبار ہٰذا میں مسلسل شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان رپورٹوں کے بعد اخبار میں دوسرے مضامین یا رپورٹوں کی گنجائش نہیں رہتی۔ اس خیال سے کہ احباب تک اپنے محبوب امام کے تاریخی سفر کے حالات زیادہ سے زیادہ مقدار میں پہنچیں یہ اقدام کیا گیا حتیٰ کہ اخبار کے صفحات بڑھا دیئے گئے۔ اور بسا اوقات اداریہ کو بھی موقوف کیا گیا۔ اس صورت میں اگر کسی بھائی کا مرسلہ کوئی اعلان یا رپورٹ شائع نہ ہو سکی ہو تو ادارہ معذرت خواہ ہے۔ چند اشاعتوں تک یہ صورت رہے گی اس کے بعد معمول کے مطابق نگارشات شریکِ اشاعت کی جاتی رہیں گی۔

اِنشاء اللہ تعالیٰ

ایڈیٹر بدر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ربوہ میں ورودِ مسعود

بقیہ صفحہ اوّل

(۵) نافلۂ مسیح موعودؑ کو مغربی افریقہ کا کامیاب تبلیغی سفر مبارک ہو۔

(۶) مغربی افریقہ میں کامیاب دعوتِ اسلام مبارک ہو۔

(۷) مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(۸) یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ

(۹) بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(۱۰) اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّکَ ۔

(۱۱) یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ ۔

(۱۲) اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ ۔

(۱۳) اسلام زندہ باد

(۱۴) خاتم الانبیاء زندہ باد

(۱۵) ختم المرسلین زندہ باد

(۱۶) انسانیت زندہ باد

(۱۷) احمدیت زندہ باد

(۱۸) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد

(۱۹) قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر زندہ باد

(۲۰) ناصرِ دین زندہ باد

(۲۱) فاتح الدین زندہ باد

یوں تو ہر ادارہ اور تنظیم نے اپنے گیٹ کو سجانے میں محبت و عقیدت اور فدائیت کے جذبہ کے تحت سلیقہ اور ہنرمندی کا مظاہرہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ لیکن تحریک جدید انجمن احمدیہ کا گیٹ سب گیٹوں پر سبقت لے گیا۔ اسی طرح لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے گیٹ کے قریب باقاعدہ خوبصورت قناتوں کی مدد سے تیار کردہ چوک اپنی سجاوٹ و خوبصورتی کے اعتبار سے خاص شان کا حامل تھا۔

کراچی سے محبت بھرا پیغام

استقبال کے سلسلہ میں یہ دوڑ دھوپ جاری ہی تھی کہ سات جون کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کراچی پہنچتے ہی بذریعہ ٹیلیفون محترم امیر صاحب مقامی ربوہ کو یہ محبت بھرا پیغام بھجوایا کہ چونکہ شدید گرمی کا موسم ہے اور دھوپ بھی آج کل تیز ہے اسلئے احباب کو سڑکوں کے کنارے دھوپ میں نہ کھڑا ہونے دیا جائے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم امیر صاحب مقامی ربوہ نے ۸ر جون کو علی الصبح سارے راستہ پر فاصلہ فاصلہ سے آٹھ جگہ بڑے بڑے شامیانے لگوا دیئے اور مختلف جگہوں پر لاؤڈ اسپیکر نصب کرا دئے۔ تاکہ وہاں سے اعلان کر کر کے احباب کو سڑک کے ساتھ ساتھ کھڑے ہونے سے روکا جا سکے۔ علاوہ ازیں ایک جیپ پر بھی لاؤڈ اسپیکر لگوا کر اسے مسلسل اعلان کے ... مقرر کیا گیا۔ مزید برآں سڑک کے ساتھ ساتھ نظم و ضبط برقرار رکھنے والے خدام کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ کسی بھائی کو بھی دھوپ میں نہ کھڑا ہونے دیں۔

دُور و نزدیک سے کھنچے چلے آنے والے دوست۔

اِدھر اہلِ ربوہ انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ استقبال کی تیاریوں میں ہمہ تن مصروف تھے اُدھر ۷ر جون سے بیرونی جماعتوں کے مخلص و فدائی احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور آٹھ جون کی صبح کو موٹر کاروں۔ بسوں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ دور دور اضلاع کے امراء کرام اور دیگر احباب نے ربوہ پہنچنا شروع کر دیا۔

ایک نئی عید اور اس کی مسحور کن خوشیاں

۸ر جون کا دن اہلِ ربوہ کے لئے ایک نئی عید کا دِن تھا۔ ہر دل کی ایک ہی پکار تھی اور وہ یہ کہ ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

اُدھر لحظہ بہ لحظہ گرمی کی شدت بڑھ رہی تھی اِدھر مشتاقانِ دید کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا تھا۔ ہر طرف گہما گہمی تھی اور ایک ناقابلِ بیان خوشی کی کیفیت چاروں طرف چھائی ہوئی تھی۔ مستورات کی تعداد کثیر کے پیشِ نظر منتظمین کو ان کے لئے علیحدہ انتظام کرنا پڑا۔ چنانچہ گیسٹ ہاؤس تحریک جدید سے ملحقہ میدان میں نصب شدہ بڑا شامیانہ ان کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے احباب کو ٹھنڈا پانی پلانے کا کام اپنے ذمہ لیا تھا چنانچہ بے شمار اطفال سارے راستہ پر جگہ جگہ احباب کو پانی پلا رہے تھے۔

راستہ پر احباب کی محلّہ وار ترتیب

انتظامی سہولت کے پیشِ نظر مختلف محلہ جات کے احباب کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ راستہ پر کھڑا کیا گیا تھا۔ جملہ محلہ جات کے احباب اپنے اپنے محلّہ کا پرچم جس پر جلی حروف میں ان کے محلہ کا نام لکھا ہوا تھا اٹھائے انتہائی ذوق و شوق کے عالم میں سراپا انتظار بنے حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ مسجد مبارک کے عقب میں قصرِ خلافت کے ساتھ شامیانے لگا کر مدعوین خاص کو جگہ دی گئی تھی۔ ان میں خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے افراد۔ صحابہ کرام۔ صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید۔ وقف جدید و دیگر مرکزی تنظیموں اور بیرونی جماعتوں کے ممبران و نمائندگان شامل تھے۔

عقل پہ عشق کی فتح کا دلکش منظر

انتظار کی گھڑیاں انتہائی سُست رفتاری سے گزر رہی تھیں کہ اچانک ایک بجکر بیس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنی علالتِ طبع کے باعث ایک علیحدہ کار میں پہلے ہی ربوہ تشریف لے آئے۔ اگرچہ آپ کی کار استقبال کے مقررہ راستہ سے ربوہ میں داخل نہ ہوئی تھی تاہم اس خیال سے کہ چند لمحوں تک اب حضور قافلہ کی صورت میں ربوہ میں ورود فرما ہونے والے ہیں احباب ولولۂ عشق اور شوقِ دیدار کے جذبۂ بے اختیار کے تحت اپنے قابو میں نہ رہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ احباب جان بوجھ کر منتظمین کی خلاف ورزی کرنے پر اُتر آئے تھے بلکہ وہ تو حضور ایدہ اللہ کے دیدار سے مشرف ہونے کے اشتیاق میں اپنے آپے میں ہی نہ تھے۔ انہیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اعلان ہو رہا ہے لیکن یہ کہ کیا ہو رہا ہے اس کی انہیں کچھ خبر نہیں تھی۔ عشق کی جولانی کا یہ روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کر دینے والا ایک عجیب دلکش منظر تھا جو اس لمحہ دیکھنے میں آیا۔

استقبال کا پُرکیف نظارہ

آخر کار وہ ساعتِ سعد جس کا سب کو انتظار تھا آپہنچی پونے دو بجے بعد دوپہر دور سے حضور کی موٹر کار دوسری بے شمار کاروں کے جلو میں آتی ہوئی نظر آئی۔ احباب میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اُسی لمحہ بس سٹینڈ پر نصب لاؤڈ اسپیکر سے یہ اشعار نشر ہونے شروع ہوئے ؎

دل حمد سے لبریز ہے سر سجدہ کناں ہے
ہر سانس میں جذبات کا اک سیل رواں ہے
صد شکر کہ پھر آمدِ محبوبِ زماں ہے!
سرشارِ مسرت سے ہر اک پیر و جواں ہے

جونہی حضور کی کار پختہ سڑک سے مڑ کر فضلِ عمر ہسپتال کے قریب شہر کی حدود میں داخل ہوئی تمام فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔ ختم المرسلین زندہ باد انسانیت زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پُرجوش فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور کی کار آہستہ آہستہ گذر رہی تھی اور احباب حضور کی زیارت سے مشرف ہوتے ہی بلند آواز سے ہاتھ ہلا ہلا کر سلام عرض کر رہے تھے۔ حضور تبسم فرماتے راستہ کے دونوں طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے کمال محبت اور شفقت کے ساتھ ان کے سلاموں کا جواب دیتے اور زیرِ لب اپنے پیارے رب کے حضور دُعائیں کرتے جا رہے تھے۔

پھولوں کی بارش

حضور کی کار آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔ اور جب بھی کسی آرائشی محراب کے نیچے سے گزرتی تھی تو وہاں کھڑے ہوئے احباب گلاب کی پتیاں اس کثرت سے حضور کی کار پر نچھاور کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا گویا آسمان سے پھولوں کی بارش ہو ہو کر فضا کو عطر بیز بنا رہی ہے۔

محترم امیر صاحب مقامی ربوہ کی طرف سے خیر مقدم

حضور کی کار لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے بنائے ہوئے آراستہ و پیراستہ چوک میں سے ہو کر احاطہ مسجد مبارک میں داخل ہوئی اور مسجد مبارک کے عقب میں اس جگہ جا کر رُکی جہاں محترم امیر صاحب مقامی ربوہ و دیگر خصوصی مدعوین صف بستہ تھے۔ جونہی حضور موٹر کار سے باہر تشریف لائے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ نے آگے بڑھ کر حضور کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ اور شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ آپ کے بعد دیگر احباب نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور کو ہار پہنائے اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ ازاں بعد حضور ۲ بج کر دس منٹ پر قصرِ خلافت کے اندر تشریف لے گئے۔

اڑھائی بجے حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر اس خیال کے ماتحت کہ بہت سے احباب بیرون جات سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور انہیں واپس جانا ہے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

چراغاں کا دلکش منظر

اسی رات ربوہ کی تمام اہم مرکزی عمارتوں، مساجد اور بازاروں میں بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ جس کی وجہ سے سارا شہر ہی بقعۂ نور بنا ہوا تھا ـــــ اس طرح حضور کا دورہ مغربی افریقہ و یورپ نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ اور ظاہری و باطنی خوشیوں اور مسرتوں کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

فالحمدُ للہ علیٰ ذٰلِک ۞

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ
نفس کرتی ہے

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ر احسان (جون). سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق مورخہ ۱۲ ر احسان کی اطلاع مظہر ہے کہ بحیثیت مجموعی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ تاہم سفر کی کوفت اور گرمی کی شدت، کی وجہ سے پیٹ میں کسی قدر تکلیف کی جو شکایت پیدا ہوگئی تھی وہ بدستور چل رہی ہے۔ احباب و بزرگان جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ وہ شافی مطلق خدا اپنے بے پایاں فضلوں و رحمتوں سے حضور پُر نور کو صحت و سلامتی والی درازیٔ عمر سے نوازے آمین اللّٰھم آمین۔

ربوہ ۱۳ ر احسان (جون)۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے اچھی ہے الحمدللہ۔

قادیان ۱۷ ر احسان۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال گذشتہ دنوں دار الہجرت ربوہ تشریف لے جا چکے ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر جہت سے حافظ و ناصر ہو اور بخیر و عافیت قادیان واپس لائے آمین۔

قادیان ۱۷ ر احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت سے متعلق تازہ ترین موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ زخم بڑی حد تک مندمل ہو چکا ہے لیکن کمزوری ابھی بہت زیادہ ہے۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی بحالیٔ صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۷ ر احسان (جون)۔ محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی اور جملہ درویشانِ قادیان بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ ــــ ہفتہ زیر اشاعت میں قادیان اور گرد و نواح میں متعدد مرتبہ بارشیں ہوتی رہیں جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔ اب پھر دو دن سے شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے آمین ۔

۲۸ ر احسان (جون) ــــ یوم تبلیغ!

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۸۔ احسان (جون) ۱۳۴۹ ہش بروز اتوار یوم تبلیغ منایا جائے۔ اس روز جماعتیں اپنے ارد گرد کے علاقہ میں تبلیغ کے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہیں ــــ یوم تبلیغ منانے کے لئے باقاعدہ ٹھوس پروگرام بنا کر احباب جماعت کو چھوٹے چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر کے مختلف اطراف و جوانب میں روانہ کریں۔ انفرادی تبلیغ بھی کریں۔ اور اجتماعی جلسوں کا بھی انتظام کریں۔ زبانی اور بذریعہ لٹریچر بھی تبلیغ کریں اور اس کارِ خیر میں سارا دن مصروف رہیں۔ اور جملہ سیکرٹریان تبلیغ اس کی مکمل و مفصل رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

اس مبارک دن کو شایانِ شان منانے کے لئے صدر صاحبان سیکرٹریانِ تبلیغ اور مبلغین کرام پوری کوشش کریں اور رپورٹیں ارسال کریں تاکہ ہر جماعت کی حسن کارکردگی کا علم ہو سکے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پنجاب سکول ایجوکیشن بورڈ میٹرکولیشن ایگزامینیشن میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طالب علم کی نمایاں کامیابی

لِلّٰہِ الْحَمْد کہ سلسلہ کی معروف درسگاہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی پنجاب سکول ایجوکیشن بورڈ کے میٹرکولیشن امتحان میں امتیازی حیثیت حاصل کر کے ایک مرتبہ پھر اپنے اعلیٰ علمی معیار کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ چنانچہ امسال سکول ہذا کے طالب علم عزیز عبد الرشید بلڈ ابن مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے ۶۹۸ نمبر حاصل کر کے نہ صرف First Division حاصل کی بلکہ بعنوان Merit (امتیاز) لے کر وظیفہ کے بھی مستحق قرار پائے۔ ادارہ بدر خوشی کے اس موقعہ پر عزیز مذکور کے لواحقین اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لائق سٹاف کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت کرے آمین۔

نائب مدیر بدر

بدر

کی اعانت

کرنا ہر

احمدی کا قومی فریضہ

ہے

(ایڈیٹر)

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اصلی ــــ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶۔ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23-1652, 23 5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری ۱۰ پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۴ ـ ۳۲۷۲

شو روم ۳۱/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۳۴ ـ ۰۲۰۱

تار کا پتہ : گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"

خط و کتابت

کرتے ہوئے اپنا

خریداری نمبر بھی ضرور

تحریر کیجئے (مینیجر بدر)